ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ"، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز (نماز جمعہ کے لئے) وضو کیا۔ تو اس نے رخصت کو اختیار کیا اور یہ چیز بھی اچھی ہے۔ اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت کی چیز ہے۔ ابوداود اور ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهُ: غُسْلَ الْجَنَابَةِ" أَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خوب اچھی طرح غسل کر کے پہلی ساعت میں جمعہ کے لئے مسجد میں گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ خدا کی راہ میں صدقہ کیا۔ اور دوسری ساعت میں جو پہنچا تو گویا اس نے ایک گائے قربانی کی۔ اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک سینگوں والا بینڈھا قربانی کیا۔ اور جو چوتھی ساعت میں پہنچا تو گویا اس نے ایک مرغی اللہ تعالے کے راستہ میں خیرات کی اور جو پانچویں ساعت میں پہنچا تو گویا اس نے ایک انڈا خیرات کیا۔ حتیٰ کہ جب امام منبر پر آ بیٹھتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے کے لئے (مسجد کے دروازوں) سے آ جاتے ہیں (اور رجسٹر نام درج ہونے کا بند ہو جاتا ہے (بخاری و مسلم)

قولہ: غسل الجنابۃ" یعنی ایسا غسل جو صفائی کی صفت میں غسل جنابت کی طرح ہو۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ"، وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر مسلمان بندہ اس کو پالے اور وہ نماز پڑھ کے اللہ تعالے سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالے اس کو وہ چیز عطا فرما دیتے ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کی قلت کو ظاہر فرمایا (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ: حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا کیا تم نے اپنے والد کو ساعت جمعہ کے بارے میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے۔ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ وہ (قبولیت دعا کی) ساعت امام کے منبر پر آنے اور نماز کے ختم ہونے کے درمیان میں ہے۔ (اس حدیث کو مسلم نے ذکر کیا ہے)

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ"، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے ایام میں سے سب سے افضل و بہتر دن جمعہ کا روز ہے لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (ابوداود نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت منافقین پر بہت گراں ہے اور اگر وہ ان دونوں کی فضیلت کو جان لیتے تو ان دونوں جماعتوں میں ضرور حاضر ہوتے۔ اگرچہ گھٹنوں چل کر (بخاری و مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء | شمارہ ۱۱

دلگداز حادثہ

غازی خدا بخش

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ○ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○

ترجمہ: جو کوئی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے

لودھراں کے قریب چناب ایکسپریس اور مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس کے تصادم میں چالیس افراد جان بحق ہو گئے اور بائیس زخمی ہو گئے ہیں۔ جن میں انیس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ یہ ایک اتنا المناک اور عبرتناک حادثہ کہ اس کی تفصیلات پڑھ کر ہر شخص چشم گریاں اور سینہ بریاں دکھائی دیتا ہے۔

کون جانتا ہے کہ کس کا بھائی فوت ہوا اور کون اپنی ماں سے جدا ہوا اور اپنے باپ سے علیحدہ ہوا اور اپنی بیوی سے داغ مفارقت پایا اور کون اپنے بیٹوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ ہر شخص کی ایسی حالت تھی جس نے اوروں کی طرف سے بے پرواہ کر دیا ہر واقعہ قیامت سے پہلے دنیا میں بھی پیش آنے والا ہے البتہ قیامت کو بڑے پیمانے پر آئے گا۔

قیامت کو واقعی کچھ چہرے چمک رہے ہوں گے، ہنستے ہوئے خوش و خرم ہوں گے۔ اور کچھ چہرے اس دن ایسے ہوں گے کہ ان پر گرد پڑی ہو گی ان پر سیاہی چھا رہی ہو گی۔ یہی لوگ ہیں انکار کرنے والے نافرمان۔

قارئین کرام اس خبر کو گوش ہوش نیوش سے سنیں اور پڑھیں تو انہیں یقین ہو جائیگا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

دو ٹوک ہوں گے۔ تھوڑی دیر اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈالیں کہ وہ کس ٹولے سے ہیں؟ کیا قیامت کو ان کے چہرے چمکتے ہوں گے یا ان پر سیاہی چھا رہی ہو گی۔ ان کا دل آج ہی فیصلہ کر دے گا کہ انہوں نے اچھے کام سے کسی کو فائدہ پہنچایا ہے یا کسی کے کام آیا ہے تو کل کو یقیناً ان کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ جیسا کہ پیغمبر پاکؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ "کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔" سوچیں اور غور کریں کہ آپ سے کسی کو فائدہ پہنچ رہا ہے یا حیوانوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں بعض حیوان بھی تم سے بہتر ہیں، اپنے عارضی مالک کا تھوڑا سا چارہ کھاتے ہیں اور اس کے اشارے پر چل رہے ہیں، کبھی کبھی لاٹھی بھی کھاتے ہیں لیکن اطاعت سے سر نہیں پھیرتے اور انسان اپنے مالک حقیقی کا رات دن کھاتے ہیں اور پھر اس کے گن نہیں گاتے۔ یہ یقیناً اس حیوان سے بدتر ہیں۔ آج غور کریں کہ کل کو ان کا حشر کس گروہ سے ہوگا۔ کیا ان پر سیاہی نہیں چھا رہی ہو گی۔ کیا یہ نافرمان ٹولے سے نہیں ہوگا۔ اس کا جواب آپ کو خود آپ کا دل دے گا اگر وہ صاف ستھرا ہوگا اور اس نے کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کی ہو گی اور اگر وہ بدکار کی صحبت میں بیٹھتا رہا ہوگا اور صبح شام اس نے صنائع کی ہو گی تو وہ ایسے ہی گنہگاروں کے ساتھ اٹھے گا۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ صبح و شام ذاکر لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھیں تاکہ نتیجہ ہمارے لئے بہتر نکلے۔

اس حادثے پر صدر محمد ایوب کا دل بھی پسیج گیا ہے۔ چنانچہ اس نے انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے موزوں اقدامات کئے جائیں گے کہ آئندہ اس قسم کے حادثات نہ ہوں۔ انہوں نے مرحومین کے پسماندگان اور زخمیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

اس وقت گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے صوبائی وزیر تعلیم ملک خدا بخش بچے کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر ملتان جائیں اور اس حادثے میں زخمی ہونے والوں کے امدادی کاموں کی نگرانی کریں۔

ملک خدا بخش نشتر ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کریں گے وہ ہلاک ہونے والوں کے پسماندگان تک صوبائی گورنر کا تعزیتی پیغام بھی پہنچائیں گے۔ ملک خدا بخش صاحب نے ایک بیان میں حادثہ پر افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبے بھر میں اس سانحہ سے لوگوں کو دکھ پہنچا ہے۔

اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دینے کی ہدایات

اسلامیات کا نصاب موجودہ تقاضوں کے مطابق ہوگا۔ اسلامی علوم پر نئی نئی کتابیں شائع کی جائیں گی۔ ملک خدا بخش لاہور۔ جمعہ۔ صوبائی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ صوبے میں نئے تعلیمی سال سے اسلامیات کو میٹرک تک لازمی مضمون قرار دینے کے انتظامات کرنے کے لئے محکمہ تعلیم کے حکام کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اسلامیات کو میٹرک تک لازمی مضمون قرار دینے کا فیصلہ صوبائی کابینہ نے کیا تھا۔

ملک خدا بخش نے آج یہاں ایک انٹرویو میں بتایا کہ ابتداء میں اسلامیات کو میٹرک تک لازمی مضمون قرار دیا جائے گا۔ ثانوی تعلیمی بورڈوں کے چیئرمینوں اور تعلیم کے ڈائرکٹروں کو حکومت کے اس فیصلے سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کریں۔

انہوں نے بتایا کہ حکومت تعلیمی نظام کو اسلامی بنیادوں پر مرتب



۲۵ر ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۶۶ء

تزکیۂ نفس کثرت سے ذکراللہ کرنے اور اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتا ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

مرتب: خالد سلیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ: امّا بعد:
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ؕ

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سلسلہ اللہ کی یاد کرنے اور اصلاحِ حال کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ اللہ اللہ کرنے سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے — تصوف اسی کا نام ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔

ترجمہ: فلاح و کامیابی پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں جہاں حکمت و دانائی کی باتیں سکھانا، قرآنی احکام و مسائل سمجھانا، دین کے قاعدے اور آداب سکھانا تھا — وہاں لوگوں کا تزکیہ کرنا بھی تھا۔ یعنی اپنی صحبت و تربیت سے اخلاق کی پاکیزگی اور نیتوں میں اخلاص پیدا کرنا تھا — جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنے سے خود بخود دل کی گندگیاں اور برائیاں دُور ہو جاتی تھیں لیکن آج ہمیں محنت و کوشش کر کے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا ہو گا — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ نے دنیا میں ایسے بندے پیدا کئے جو لوگوں کی اصلاح کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں اور آئندہ قیامت تک کرتے رہیں گے۔ دین اسلام کے دو جزو ہیں۔ ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے محدثین، مفسرین اور علمائے کرام کو پیدا فرمایا اور باطن کی حفاظت صوفیائے کرام اور اللہ والوں سے کرائی۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ رنگ ہے قرآن، رنگ فروش ہیں علمائے کرام اور رنگ ساز ہیں صوفیائے کرام — اللہ والوں کی صحبت میں مدتِ مدید تک بیٹھنے سے، اُن کی اطاعت کرنے سے قرآن مجید کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ ایسے انسان دنیا والوں کے لئے رحمت ثابت ہوتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو نیک بندوں کی صحبت نصیب فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ میرے مخلص بندے مجھے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض ہر وقت یاد کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اللہ تعالےٰ کے مخلص بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ اسی طرح ہم سب کو بے حساب اللہ تعالیٰ کا ذکر و شکر کرنا چاہئے۔ ذکر و نوافل سے اللہ تعالےٰ کو یاد کریں۔ قرآن میں غور و فکر کریں۔ جب ہم اللہ کا شکر ادا کریں گے، خوب ذکر و عبادت کریں گے تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ:

اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تم کو اپنی نعمتیں اور انعامات اور زیادہ دوں گا۔

اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ساری نعمتیں چرند پرند، زمین اور آسمان کی ساری چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں اور بندہ کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا فرماتا ہے —

بندہ آمد برائے بندگی   زندگی بے بندگی شرمندگی

کتا اپنے مالک کا بڑا فرمانبردار ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔ لیکن افسوس کہ انسان اپنے حقیقی مالک و خالق کی بے حساب نعمتیں کھا پی کر اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس کے بتلائے ہوئے قوانین کے خلاف اپنی زندگی گذارتا ہے۔ ایسے انسان چوپاؤں سے بھی بدتر ہیں اور ان کا حشر بہت بُرا ہو گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی نافرمانی سے بچائے۔ آمین!

ایمان لانے کے بعد سب سے افضل ترین عبادت نماز ہے۔ اس کے بعد دوسری عبادات روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہو گا۔ ہم پر فرض ہے کہ ۵ وقت نماز باقاعدہ خشوع خضوع کے ساتھ پڑھیں، اپنے گھر والوں اور دوستوں کو نمازی بنائیں۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

کے اصول پر چلتے ہوئے کثرت سے ذکر اللہ کریں۔ ذکر کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے، حساب سے کریں یا بے حساب کریں۔ انگلیوں پر کریں یا تسبیح پر کریں۔ باوضو کریں بلا وضو کریں۔ غرض کسی طریقہ سے کریں لیکن خوب ذکر کریں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ اللہ کرتے رہیں۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل کام کون سا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ زبان کو ذکر اللہ سے ہر وقت تر رکھنا۔

کثرت سے ذکر اللہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا خیال دل میں قرار پکڑ لے گا اور پھر انسان گناہ کرتے وقت اللہ تعالےٰ سے ڈرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اس طرح اللہ اللہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اُس زمانہ میں ہر شخص ظاہراً باطناً کامل تھا۔ آپؐ کی وفات کے بعد لوگوں میں کمزوری پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ اس وقت باطن کی اصلاح کے لئے اللہ والوں نے یہ اللہ اللہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ کوئی بدعت یا نئی چیز نہیں ہے۔ یہ نفس کو گناہوں سے پاک کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ سب اولیائے کرام باطن کی اصلاح کے لئے اللہ اللہ کرتے تھے اور لوگوں کو اللہ اللہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



۳ر ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۲ر جولائی ۱۹۶۶ء

اللہ کی پہچان

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی: امابعد:
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم:۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝

(پ ۱۳ - س الرعد - آیت ۲)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا۔ ہر ایک اپنے وقتِ معین پر چل رہا ہے۔ وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ نشانیاں کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو۔

بزرگانِ محترم! اللہ تعالیٰ جلشانہ کی پہچان میں اکثر آدمی دھوکہ کھا کر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور شرک ایسا گناہ عظیم ہے کہ جو ہرگز معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انسان پر لازم ہے۔ کہ راہِ حق پر چلنے کے لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو پہچانے اور اللہ تعالیٰ کا پہچاننا عقلمندوں کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ اوپر آنکھ اٹھاتے ہی آسمان، سورج، چاند، ستارے نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ عقل مند سوچتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے۔ انہیں کس نے بنایا۔ یہ اوپر کیسے تھمے ہوتے ہیں۔ آخر اس کی عقل اسے بتاتی ہے کہ ضرور اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ یاد رکھئے! عقل کا یہ فیصلہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے، وہی انہیں تھامے ہوئے ہے اور اپنے عرش عظیم سے جس پر وہ قابض ہے سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اور سورج اور چاند اس کے حکم سے اپنے اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں ــــ پس جان لیجئے کہ جس طرح چاند اور سورج ایک مقررہ قاعدے کے مطابق چل رہے ہیں۔ اسی طرح تمام عالم کی چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قاعدے اور قانون بنا رکھے ہیں۔ جن کے مطابق ہر چیز اپنا اپنا کام انجام دے رہی ہے۔

اے انسانو! سوچو اور غور کرو۔ کہ وہ اللہ جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کا چھت تمہارے سروں پر کھڑا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔ پھر سورج اور چاند کو بنایا اور انہیں پابندیٔ اوقات کے ساتھ تمہاری خاطر چلایا۔ کیا یہ اس بات کا کافی ثبوت نہیں کہ خداوندِ عالم جو ان عجیب الوقوع اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے اور ان سے اس طرح کام لے سکتا ہے کہ وہ تمہاری حاجات و ضروریات کو بھی پورا کرے ؟

پھر دیکھو جس طرح نظامِ عالم سے ظاہر ہے کہ یہاں اسباب کا سلسلہ جاری رہے اور ان کے نتائج ظاہر ہوتے رہتے ہیں اسی طرح انسان کے اعمال کے نتیجے بھی ظاہر ہوں گے۔ لیکن چونکہ دنیا میں پورے طور پر ظاہر ہوتے نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے آخرت مقرر کی گئی ہے۔

اللہ کی قدرت

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

(پ ۱۴ - س النحل - آیت ۷۸)

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا۔ تم کسی چیز کو نہ جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تاکہ تم شکر کرو۔

حاصل

یہ نکلا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ہر بات پر قادر سمجھے اور کسی معاملہ میں اسے کسی دوسری ہستی کا محتاج نہ سمجھے کیونکہ وہی ہے جس نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ اور تمہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کئے تاکہ تم اس کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی شکرگذاری کا فرض ادا کرو۔

دوسری جگہ سورۃ المومنون میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَہُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(پ ۱۸ سورۃ المومنون - آیت ۷۸ تا ۸۰)

ترجمہ: اور اسی (اللہ) نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے ہیں۔ تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور اسی نے تمہیں زمین پر پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے اور وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کے اختیار میں ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے۔

قرآن مجید انسان کو سکھانا چاہتا ہے کہ دنیا سے اور دنیا والوں سے اُس کے تعلقات جب درست ہوں گے اور اس کے اپنے سارے کام بھی اُسی وقت بنیں گے جب وہ اللہ عزوجل کو اور اس کی صفات کو ٹھیک ٹھاک پہچان لیگا۔ اس کے بغیر اُسے امید نہ رکھنی چاہیئے کہ وہ دنیا میں اصلی کامیابی کی زندگی بسر کرے گا۔ اور مرنے کے بعد بھی آرام کا مستحق بن سکے گا۔ لیکن تعجب ہے انسان سب کچھ کرتا ہے لیکن نہیں پہچانتا تو اللہ کو ــ اور قائل نہیں ہوتا تو مرنے کے بعد کی زندگی کا ــ چنانچہ ارشادِ ربانی ہو رہا ہے کہ:

اے لوگو! خدا وہ ذاتِ اقدس ہے جس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں عطا کیں اور دل بخشا —— وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا اور پھر وہی تمہیں بالآخر حشر کے دن جمع کریگا۔ یاد رکھو! خدا وہی ہے جو تمہیں زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی ہے جو دن اور رات کو پھیر کر لاتا ہے اور جب ایسے واضح نشانات تمہارے سامنے ہیں تو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟

اللہ قادرِ مطلق ہے

وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ط وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (پ س الانعام آیت ۱۷)

ترجمہ: اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی دُور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالےٰ کی شان

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ط یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ○ اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّ اِنَاثًا ج وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ○

(پ ۲۵ — سورہ الشوریٰ آیت ۴۹-۵۰)

ترجمہ: آسمانوں اور زمینوں میں اللہ ہی کی بادشاہی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکے بخشتا ہے یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ خبردار قدرت والا ہے۔

اے انسانو! آسمانوں اور زمینوں میں اللہ ہی کی حکومت ہے —— وہی قادرِ مطلق سب کا رازق اور داتا ہے وہ جو چیز چاہے پیدا کر دے اور جس حال میں چاہے رکھے۔ وہی ہے جس کو چاہے بیٹیاں دے دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے ہی بیٹے دیتا ہے اور چاہے جس کو بیٹیاں اور بیٹے دونوں دے اور جسے چاہے بے اولاد ہی رکھے۔ کیونکہ وہی جانتا ہے کہ کس کے لئے کیا مناسب ہے اور وہی ہر بات پر قادر ہے۔

اسی طرح

سورۃ الرعد میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ نہیں مگر تھوڑا سا اسباب۔ (س الرعد آیت ۲۶)

برادرانِ اسلام! ہر شخص یہ حقیقت بلا تامل مانتا ہے کہ زمین اور آسمان اور اس میں جو کچھ ہے اور ساری کائنات کو حق تعالیٰ شانہٗ نے پیدا کیا ہے اور یہ بھی سب مانتے ہیں کہ اللہ سب کو روزی دیتا ہے اور خود کسی کا محتاج نہیں —— وہ نہ چاہے تو کسی کا کام بن ہی نہیں سکتا، اس کے بغیر کسی کا کام چل ہی نہیں سکتا اور اگر وہ چاہے تو کسی کام کو کوئی روک ہی نہیں سکتا —— چنانچہ پھر بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ اس منعم و محسنِ حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کو قبلۂ حاجات بناؤ۔ یا اس سے توجہ ہٹا کر دوسروں کی طرف اپنا دل و دماغ لگاؤ۔ اور اگر تم ایسا کرو گے، اللہ سے نظریں ہٹا کر غیروں پر جاؤ گے تو گویا جس چیز کا مستحق محض خدا تھا وہ تم نے دوسروں کو بھی دے دی۔ اسی کو شرک کہتے ہیں، اور شرک بڑا ہی بھاری ظلم ہے۔

دیکھو! اگر تم نے خدا کی عبادت میں دوسروں کو شریک کیا، خدا کے حکموں کی نافرمانی کی تو اس دن کیا جواب دو گے؟ جب تمہارے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا اور شرک کرنے اور کفر کی راہ اختیار کرنے والوں کو بڑا ہی عذاب دیا جائے گا —— آخر سوچو تو سہی کہ اگر تم بیمار ہو جاؤ تو اللہ کے سوا کوئی تم کو شفا نہیں دے سکتا اگر کوئی اور مصیبت تم پر آجائے تو کوئی اس کو دُور نہیں کر سکتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہر طرح کا فائدہ تو اٹھاؤ اللہ رب العزت سے اور عبادت کرو ان کی جو تمہاری طرح خود اللہ کے محتاج ہیں۔

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ کی صفات بے حد و حساب ہیں جن سے اس کی معرفت اور پہچان حاصل ہو سکتی ہے مگر قرآن عزیز سے بطور نمونہ مشتے از خروارے چند پیش کی گئی ہیں —— ان صفتوں کو غور سے پڑھیئے، دل و دماغ میں اتاریئے۔ اور انہیں فقط اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی ذات تک محدود رکھیئے۔ انشاء اللہ العزیز اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ توحید کا خالص نور سینہ میں آجائے گا اور آپ شرک سے بچ جائیں گے۔

اور اللہ تعالےٰ ہم سب کو شرک سے بچائے اور اپنی پہچان نصیب فرمائے آمین

بقیہ:- اداسایہ

کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور نظریہ پاکستان کو عملی شکل دینے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیات کا نصاب موجودہ تقاضوں کے مطابق ہوگا۔ نصاب میں شامل کرنے کے لئے اسلامیات پر کئی کتابیں چھاپنے کے بارے میں بھی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ان کی اشاعت تک انہی کتابوں سے استفادہ کیا جائے گا جو اس وقت مارکیٹ میں موجود ہیں۔

لیو شاؤچی کا اعلان

پیکنگ میں امریکی جارحیت کے خلاف دس لاکھ افراد کا مظاہرہ۔ ٹوکیو، جمعہ چین کے صدر مسٹر لیو شاؤچی نے اعلان کیا ہے کہ چین کے ۷۰ کروڑ عوام شمالی ویت نام کے ساتھ ہیں اور امریکی سامراج کو شکست دینے کے لئے کسی وقت بھی شمالی ویت نام کی امداد کو پہنچ سکتے ہیں۔ آج پیکنگ کے سب سے بڑے چوک میں ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کر رہے تھے جو امریکی حملوں کے خلاف شمالی ویت نام کو چین کی امداد کا مزید یقین دلانے کے سلسلے میں منعقد ہوا تھا۔

انہوں نے کہا کہ شمالی ویت نام پر حملہ چین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

اس عظیم الشان جلسہ کا انعقاد جمعرات کو ہوا تھا۔ جس مقصد کے لئے چوک میں بلند مقامات پر ٹیلی ویژن کیمرے نصب کئے گئے۔ اور چاروں طرف بڑے بڑے بینر لگائے گئے تھے جن پر امریکہ کی مذمت میں نعرے لکھے ہوئے تھے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی۔ شیخوپورہ

صحیفۂ کائنات یعنی مظاہرِ قدرت کے مطالعہ پر غور و فکر کرنے کی بے حد تاکید

(قرآن کی روشنی میں)

عظمتِ کائنات پر نظر رکھنے والے علماء خوب جانتے ہیں کہ جس قدر اللہ کی تخلیقات میں تدبر کیا جاتا ہے اتنی ہی اس میں باریکیاں نکلتی چلی آتی ہیں۔ تلاش و جستجو کے امکانات جس قدر ہزار سال پہلے روشن تھے آج بھی اتنا ہی امیدوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ حال یہ ہے کہ ستاروں کو چھو لینے کا دعویٰ لے کر اٹھنے والے سائنسدان برسوں کی کاوش و تحقیق کے بعد حیران ہو کر پکار اٹھتے ہیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔ پ ۴ ع ۱۱

(ترجمہ) اے ہمارے رب! تو نے اس کائنات کو بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے۔

ذکر و فکر کے بعد کہتے ہیں کہ خداوندا یہ عظیم الشان کارخانہ آپ نے بیکار پیدا نہیں کیا۔ جس کا کوئی خاص مقصد نہ ہو۔ یقیناً عجیب و غریب حکیمانہ انتظامات کا سلسلہ کسی عظیم و جلیل نتیجہ پر ختم ہونا چاہیئے۔ گویا یہاں سے ان کا ذہن تصورِ آخرت کی طرف منتقل ہو گیا جو فی الحقیقت دنیا کی موجودہ زندگی کا آخری نتیجہ ہے۔ جو احمق قدرت کے ایسے صاف و صریح نشان دیکھتے ہوئے تجھ کو نہ پہچانیں یا تیری شان کو گھٹائیں۔ یا کارخانۂ عالم کو محض عبث و لعب سمجھیں۔ تیری بارگاہ ان سب کی ہزلیات و خرافات سے پاک ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین اور دیگر مصنوعاتِ الٰہیہ میں غور و فکر کرنا وہی محمود (اچھا) ہو سکتا ہے جس کا نتیجہ خدا کی یاد اور آخرت کی طرف توجہ ہو، باقی جو مادہ پرست ان مصنوعات کے تاروں میں الجھ کر رہ جائیں اور خدا کی صحیح معرفت تک نہ پہنچ سکیں خواہ دنیا انہیں بڑا محقق اور سائنسدان کہا کرے مگر قرآن کی زبان میں وہ عقلمند نہیں ہو سکتے بلکہ پرلے درجہ کے جاہل اور احمق ہیں۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۔ پ ۴ ع ۱۱

(ترجمہ) بے شک آسمان اور زمین کا بنانا۔ اور رات دن کا آنا جانا اس میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وہ اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔

(حضرت مولانا عثمانیؒ)

عناصرِ قدرت میں عجیب و حدتے

عناصرِ قدرت، پانی، ہوا، مٹی اور آگ پر غور کیا جائے تو ایک عنصر میں لاکھوں عجائبات نظر آتے ہیں، قطرے قطرے میں طوفان ہے، ذرے ذرے میں جہان ہے، پھر ایک عنصر کو دوسرے عنصر سے اس قدر رابطہ ہے کہ سب ایک معلوم ہوتے ہیں پانی دو ہواؤں آکسیجن اور ہائیڈروجن سے مل کر بنتا ہے مگر تعجب ہے کہ آکسیجن کی خاصیت جلانا ہے اور ہائیڈروجن کی خاصیت خود جلنا ہے۔ اس کے باوجود جب یہ دونوں ہوائیں اللہ کریم کی مقرر کی ہوئی خاص مقدار میں آپس میں ملتی ہیں تو کتنا شیریں اور لذیز پانی بن جاتا ہے۔

مٹی کیا کیا گل کھلاتی ہے؟ آگ کی طاقت کس قدر ہے؟ اس میں کتنے عجائبات ہیں؟ کہیں شعلہ بن کر بھڑکتی ہے اور کہیں پانی بن کر بہہ جاتی ہے۔

ہواؤں کی کتنی قسمیں ہیں کوئی ہوا سانس کی آمد و رفت کا باعث ہے۔ حرارت غریزی کا سبب ہے (آکسیجن) اور کسی ہوا میں ذی روح کی موت ہے (نائٹروجن) ایتھر کی لہروں پر دنیا حیران ہے جو ریڈیو سے ہر جگہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد نے مشرق کو مغرب سے ملا دیا ہے۔ وقت اور فاصلہ کی دقت اٹھ چکی ہے۔

وحدتِ قدرتِ خلاق پہ حیراں ہوں میں
ہر بیاباں کی ہے فطرت میں گلستاں ہونا

(مولانا ظہیر احمد تاج)

قرآن مجید بھی آیات اللہ ہے اور صحیفۂ کائنات بھی آیات اللہ ہے۔ بالفاظ دیگر قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور صحیفۂ کائنات اللہ کا فعل ہے کیونکہ وہی اس صحیفۂ کائنات کا خالق ہے۔

جس طرح قرآن مجید کی آیات کی طرف غور و فکر کرنا انسان کی بہتری کے لئے ضروری ہے اسی طرح صحیفۂ کائنات کی آیات کی طرف متوجہ ہونا اور ان سے مستفید ہونا انسان کے لئے از بس ضروری ہے۔

قرآن مجید میں وضو، نماز، روزہ، حج، طلاق اور قرض پر تقریباً دو صد آیات ہیں اور صحیفۂ کائنات کی طرف متوجہ ہونے اور غور و فکر کرنے کی تاکید کے متعلق آٹھ صد آیات ہیں اور جو ان پر غور کرتے ہیں ان کے لئے علماء کا لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۔ پ ۲۲ ع ۱۶

(ترجمہ) اور آدمیوں میں، جانوروں میں اور چوپایوں میں کتنے رنگ ہیں اسی طرح اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جن کو سمجھ ہے تحقیق اللہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

بندوں میں نڈر بھی ہیں اور اللہ سے ڈرنے والے بھی، مگر وہی ڈرتے ہیں جو اللہ کی عظمت و جلال، آخرت کے بقاء و دوام اور دنیا کی بے ثباتی کو سمجھتے ہیں اور اپنے پروردگار کے احکام و ہدایات کا علم حاصل کر کے مستقبل کی فکر رکھتے ہیں جس میں یہ سمجھ اور علم جس درجہ کا ہوگا اسی درجہ میں وہ خدا سے ڈرے گا۔ جس میں خوفِ خدا نہیں وہ فی الحقیقت عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

موجودہ زمانے کی سائنس کی جس قدر ایجادات ہیں وہ انہی آیات پر غور و فکر کرنے کا نتیجہ ہیں۔ آج اہل مغرب تانبے بارود و دیگر خزائن ارضی سے فائدہ اٹھا کر فلکِ علم و ہنر پر آفتاب بنے ہوئے ہیں۔ ہواؤں میں اڑ رہے ہیں۔ سمندروں پر تیر رہے ہیں۔ زمین کی بعید ترین اطراف کی خبریں لمحوں میں سن رہے ہیں عمل تبخیر سے ریلیں دوڑا رہے ہیں۔

آنے والے حوادثِ سماویہ بادوباراں اور زلزلوں کی خبریں دے رہے ہیں۔ بجلی سے قسم قسم کے فوائد حاصل کر رہے ہیں یہ کیوں؟ اسلئے کہ وہ صحیفۂ کائنات کے مطالعہ اور غور و فکر کے بعد موزوں قوانین اور آیات کو اپنی بہتری کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ کی صحیح عظمت و رفعت لرزہ افگن کمال تخلیق، ہیبت انگیز عقل و دانش، پُر شکوہ نظامِ ربوبیت اور خیرہ ساز نسق کائنات کو سمجھنے کے کے صحیفۂ فطرت میں غور و تدبر کرنا نہایت ضروری ہے۔ جس طرح کسی مصنف کی تعریف اس کی تصنیف پڑھے بغیر نہیں ہو سکتی اسی طرح اللہ کی حمد و ثنا بھی اس کے حیرت انگیز اعمال و افعال پر تدبر کئے بغیر ممکن نہیں۔

زمین کے اندر معدنیات کا ایک حیرت انگیز سلسلہ موجود ہے فضا میں مخفی قوانین، سمع و بصر عمل ہیں۔ آج بجلی اور اس کے کرشموں، جرِّ ثقیل اور اس کے معجزوں اسٹیم اور اس کے عجائبات، پٹرول اور اس کے کمالات سے دیگر اقوام فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ حالانکہ

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔

(پ ۱ ع ۳)

(ترجمہ) اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے تمام کائنات وخزائن ارضی پیدا کئے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری بقا اور نفع رسائی کے لئے زمین میں ہر طرح کی چیزیں بکثرت پیدا فرمائیں۔ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں، اور پھر ہر چیز کے آلات اور سامان پیدا کئے۔

اللہ ہی نے تمہارے لئے رات اور دن، سورج و چاند اور ستاروں کو مسخر کر دیا ہے یعنی تمہارے لئے کار آمد اور مفید بنا دیا ہے۔ عقل والوں کے لئے اس میں خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ ہی نے دریاؤں اور سمندروں کو ایک طرح پر تمہارا مطیع کر دیا تاکہ ان سے تازہ گوشت یعنی مچھلیاں نکال کر کھاؤ نیز ان میں سے زیور کی چیزیں موتی وغیرہ نکالو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اور جہاز پانی کو پھاڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے تم سامان معیشت تلاش کرو اور اللہ کی ان مہربانیوں کا شکر ادا کرتے رہو۔

تنبیہات۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل سے مینہ نکال کر برساتا ہے پھر جمے ہوئے بادلوں سے اولے برساتا ہے۔

اور بادل میں جو بجلی کی چمک ہے وہ آنکھوں کے نور کو گویا اچکے لئے چلی جاتی ہے۔ اللہ ہی رات دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہلِ بصارت کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے۔ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۵ پ۱۵ ع ۱۸

(ترجمہ) اور آسمانوں کے (موثرات) اور زمین کی سب چیزیں اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں۔ بے شک ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اس کائنات میں معرفت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

ہر چیز کی مقدار ہے

ہر مرکب کے اجزاء کی خاص مقداریں ہیں ایک ہی جز میں نہایت باریک مقدار کے فرق سے نہایت مختلف مرکب بنتے ہیں۔ جن ہواؤں سے پانی بنتا ہے انہیں سے زہرِ قاتل بھی، جن اجزا سے کوئلہ بنتا ہے ان ہی کی مقدار میں معمولی فرق سے ہیرا پیدا ہوتا ہے، ایک زمین، ایک پانی، ایک ہوا اور ایک ہی جڑ سے خوراک حاصل کرنے والے درخت کے تنے، شاخوں، پتّوں، پھولوں اور پھلوں میں کس قدر اختلاف ہوتا ہے۔ غرضیکہ ہر چیز کی مقدار اللہ کے اندازے کے مطابق ہے۔

وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ہ پ۱۳ ع ۸

(ترجمہ) اور ہر چیز کا اس کے ہاں اندازہ ہے

قدرت کی نیرنگیاں

سورج کی شعاعیں سب کو پہنچتی ہیں ایک ہی ہوا سب پر چلتی ہے اس کے باوجود اس قدر مختلف پھول پھل لاتے ہیں اور باہم پیداوار کی کمی زیادتی کا اتنا فرق ہوتا ہے جو دیکھنے والوں کو حیرت زدہ کر دیتا ہے غور و فکر والے ان نشانوں کو دیکھ کر سمجھ لیتے ہیں کہ ایک ہی ابر رحمت کی آبیاری یا ایک ہی آفتاب ہدایت کی موجودگی میں انسانوں کے مادی و روحانی اصول کا اختلاف بھی کچھ بعید نہیں ہے اور یہ کہ لامحدود قدرت کا کوئی کوئی زبردست ہاتھ آسمان سے زمین تک تمام مخلوق کے نظامِ ترکیبی کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہے جس نے ہر چیز کی استعداد کے موافق اس کے دائرہ عمل واثر کی بہت مضبوط حد بندی کر رکھی ہے پھر ایسے قادر خداوند مطلق کو کیا مشکل ہے کہ ہم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے۔

آسمان و زمین کی کل کائنات جس کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے خالق پر دلالت کر رہی ہے، صحرا کا ہر ذرّہ، پہاڑوں کا ہر ریزہ، درختوں کا ہر پتّہ، حیوانات کی ہر کیفیت و حالت، سورج چاند اور ستاروں کا طلوع و غروب، پانی اور ہوا کا تموج، غرض ہر چیز نمایاں طور پر تصویرِ فنا اور آئینہ تغیّر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و ربوبیت کے تین نشان بتائے اول یہ کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ یہی مسکنِ حیوانات و اشجار بلکہ وطن بنی آدم ہے یا یوں کہئے چلنے پھرنے، ہنسنے بولنے، دل بہلانے والے اشجار کا یہی کھیت ہے اس کو قابلِ سکونت بنی آدم کے لئے کر دیا ہے، نہ پانی کی طرح نرم، نہ ایسی سخت کہ اس پر نباتات نہ اگیں نہ اس کی کرویت، بنی آدم کی بود و باش کے منافی ہے بلکہ اس پر رہ کر ہر طرح سے آرام پاتے، اس کے منافع حاصل کرتے ہیں۔ پھر اس میں پہاڑ اور پہاڑوں میں سے چشمے اور انہار گوناگوں اور اشجار پیدا کئے۔

پھر ایک نیلگوں گنبد بنا ہوا ہے جس میں سینکڑوں ثوابت اور سیارے، چاند، سورج کس صنعت سے دورے کرتے ہیں کہ جہاں عقل حیران ہوتی ہے اور آسمان کو نمونۂ قدرت بنایا ہے۔

اگر کسی ستارے اور اس کی بناوٹ اور اس کے نور کی طرف غور کیا جائے تو اس کی عظمت، وسعتِ قدرت آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہو جائے۔ پھر وہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس سے انسانوں اور جانوروں کی گوناگوں خوراک پیدا کی جن میں مختلف درجے رکھے اور اس گھر کا یہ الٰہی دسترخوان ہے

جس پر دوست و دشمن سب کھاتے ہیں۔

ادیم زمین سفرۂ عام او است
چہ دشمن بریں خوانِ یغما چہ دوست

ان باتوں پر غور کرتے سے عقل حیران ہوتی ہے اور قدم قدم پر کھڑی ہو جاتی ہے اور زبانِ حال سے پھر پکار اٹھتی ہے کہ اے خدا! تو ہی ہے اور سب اسباب کا سلسلہ تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ تو جب چاہتا ہے سلسلۂ اسباب میں رخنہ ڈال دیتا ہے اس پر اثر مرتّب ہونے نہیں دیتا۔

اب تم کو اس کا جلال و کمال معلوم ہو گیا۔

آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے میں نشاناتِ قدرت اور عجائبات ہیں کہ ایک مادہ سے مختلف اشیاء کثیف و لطیف، سیاہ و سفید، روشن اور تاریک کس طرح بنائی گئی ہیں؟ آسمانوں پر کیسے روشن ستارے اور زمین پر کیسے کروڑوں قسم کے درخت، جاندار اور بے جان مخلوق پیدا کی گئی ہے اور کس طرح نظمِ کائنات نہایت مرتّب صورت میں قائم ہے۔ ادنیٰ مرتبہ سے اعلیٰ کی طرف ترقی، اور اعلیٰ درجہ سے ادنیٰ کی طرف زوال کیسا باقاعدہ ہے۔ پھر رات دن کے بدلنے میں کیسے عظیم الشان نشاناتِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ چاند اور سورج کی باقاعدہ رفتار اور وقتِ معیّن پر ان کا طلوع و غروب، دن رات کا چھوٹا بڑا ہونا اور مناسب باضابطہ رفتار کے ساتھ ان کی کمی بیشی یہ سب اشیاء اور حالات بتا رہے ہیں کہ کائناتِ عالم تغیّر پذیر اور فانی ہے۔ کسی کو کسی حالت میں بقاء دوام نہیں۔ ان سب چیزوں کی پیدائش اور فنا میں غور و فکر کرنے کے بعد قدرتِ الٰہی اور عجزِ مخلوق کی عظیم الشان نشانیاں عقلمند طبقہ کی ہدایت کے لئے موجود ہیں۔ باقی جو لوگ بیوقوف اور جاہل ہیں اور نورِ بصیرت سے بالکل محروم ہیں ان کو اس شمعِ ہدایت سے کچھ فائدہ نہیں مل سکتا۔ جس شخص کی عقل جس قدر پاک اور ہوا و ہوس کے غلبہ سے صاف ہو گی اور نورِ ایمان سے منوّر ہو گی اسی قدر اس کو آسمان و زمین کی پیدائش اور اختلافِ شب و روز اور دیگر عجائباتِ کائنات میں قدرتِ الٰہی کا کمال نظر آئے گا۔ نورِ بصیرت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو کائنات عالم کے تغیّرات اور عجائبِ صنعت پر غور کر کے خدائے قدوس کا وجود واحد برحق مان کر اس کی یاد زبان دل اور روح سے کرتے ہیں اور ہمہ تن اس کی یاد میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ہر وقت کھڑے، بیٹھے، لیٹے، اس کی یاد میں مشغول رہتے ہیں جو کام کرتے ہیں اسی کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں۔

مظاہرِ قدرت سے رُوگردانی کرنے والے قابلِ مواخذہ ہیں

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ پ ۱۳ ع ۶

(ترجمہ) زمین و آسمان میں کتنی ہی ایسی نشانیاں ہیں جن سے یہ لوگ منہ پھیر کر گذر جاتے ہیں۔

انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ آیاتِ تکوینیہ کو دیکھ کر توحید کا سبق حاصل نہیں کرتے اور اسی طرح آیاتِ تنزیلیہ کو سن کر ایمان نہیں لاتے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا دیکھنا اور سُننا محض سرسری ہے آیات میں غور و فکر کرتے تو کچھ فائدہ پہنچتا۔ جب دھیان نہیں تو ایمان کہاں سے ہو۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پ ۹ ع ۱۳

(ترجمہ) یہ لوگ آسمانوں اور زمین کی حکومت اور اللہ کی تخلیق پر کیوں غور نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی موت قریب آ گئی ہے۔ سو اس کے پیچھے کس بات پر ایمان لائینگے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے اقتدارِ کامل سے چاند، سورج اور کل ستاروں کو ادنیٰ مزدوروں کی طرح ہمارے کام میں لگا رکھا ہے۔ مجال نہیں کہ ذرا سستی یا سرتابی کر سکیں لیکن چونکہ رات دن اور چاند سورج سے بالکل صریح طور پر ہمارے کام متعلق ہیں اس لئے ان کو جدا بیان فرمایا۔

رات کے وقت دریا اور خشکی کے سفر میں بعض ستاروں کے ذریعہ راستہ کا پتہ لگا لیا جاتا ہے۔ قطب نما سے جو رہنمائی ہوتی ہے وہ بھی بالواسطہ ستارہ سے تعلق رکھتی ہے۔

آسمان کے ساتھ چاند سورج کا بیان ہوا تھا کہ ہر ایک کی رفتار الگ ہے اور ہر ایک کا کام جُداگانہ ہے ایک کی گرم و تیز شعاعیں جو کام کرتی ہیں اور دوسرے کی ٹھنڈی اور دھیمی چاندنی سے وہ بن نہیں پڑتا کہیں پہاڑ کھڑے ہیں، کہیں دریا رواں ہیں جو میوے اور پھل پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی شکل و صورت، رنگ، مزہ چھوٹے بڑے بلکہ نر و مادہ کا اختلاف ہے کبھی زمین ان کے اُجالے سے روشن ہو جاتی ہے کبھی رات کی سیاہ نقاب منہ پر ڈال لیتی ہے پھر طرفہ تماشا یہ ہے کہ چند قطعاتِ زمین جو ایک دوسرے سے متصل ہیں ایک پانی سے سیراب ہوتے ہیں، غرضیکہ اللہ کے علم و قدرت کا کا احاطہ ناممکن ہے البتہ اللہ کی صنعتوں میں غور و فکر کر کے انسانی فطرت میں اثر انداز ہونے والی چیزوں سے فائدہ اٹھانا اللہ کی منشاء کے عین مطابق ہے بلکہ اللہ چاہتا ہے کہ انسان کائنات میں غور و تدبر سے کام لیں تاکہ اس کی قدرت کے عجیب عجیب راز اس پر منکشف ہو جائیں اور اس طرح انہیں معرفتِ حق حاصل ہو وہ جبروت و جلال اور عظمت و جمالِ الٰہی کی ہیبت و خشیت اپنے دلوں میں محسوس کریں۔ اس کے فرمانبردار بندے بن کر رہیں۔ اور انجام کار فلاح و نجات حاصل کریں۔

راہِ عمل:- جب انسان دیکھتا ہے کہ ذرّہ ذرّہ میں نظم، قطرہ قطرہ میں اشتراک، ہزاروں اختلافات میں مرکزیّت، لاکھوں قسموں میں جمعیت اور کثرت میں وحدت اس قدر ہے کہ ایک منتظمِ اعلیٰ، خالقِ یگانہ اور رب الارباب کی ہستی کو ماننا ضروری ہے تو اسے دوسری مخلوقات کی طرح اللہ کی اطاعت گذاری کے لئے سرِ نیاز جھکانا چاہیئے اور ہمہ تن اور ہمہ وقت اسی کا ہو کر رہنا چاہیئے۔ استفادۂ کائنات کا در اصل مقصد یہی ہے اور نشانہائے قدرت پر صحیح نظر رکھنے والے اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

کھُلے کھُلے نشانات دیکھنے کے بعد کیا حق ہے کہ کوئی آدمی خدائے واحد کے سامنے سرِ عبودیت نہ جھکائے اور خالص اسی کا تابع فرمان نہ ہو،

اس کی قدرتِ کاملہ اور شانِ کن فیکون کے سامنے یہ کیا مشکل ہے کہ موت

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں درسِ قرآن

منعقدہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء

مرتبہ محمد عثمان غنی

میرے دوستو اور بزرگو! جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آخری وقت تک نماز نہ چھوڑیں۔ راتوں کو حضورؐ رب کے سامنے اتنے سجدے کرتے تھے ساری ساری رات حضورؐ کھڑے ہوتے تھے۔ بخاری میں موجود ہے حَتّٰی وَرِمَتْ قَدَمَاہُ۔ یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں پر ورم آ گیا۔ ایک حدیث میں آتا ہے حَتّٰی تَشَقَّقَتْ قَدَمَاہُ۔ حضورؐ کے پاؤں مبارک ورم کی وجہ سے پھٹ گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم! اتنی تکلیف؟ فرمایا۔ عائشہ! اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ط میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

بناوٹی ولیوں کو دیکھو تو عجیب نقشہ ہے۔ "یہ بابا نماز کیوں نہیں پڑھتا؟" "اجی! یہ تو پہنچ گئے ہیں"۔ کہاں پہنچا ہے؟ جہنم کے کون سے دروازے پر پہنچا ہے؟ جہنم کے پہلے پلیٹ فارم پر پہنچا ہے یا دوسرے پر؟ (اللہ مسلمانوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے) میرے بزرگ اور میرے بھائی! جو محمد رسول اللہؐ کا باغی ہے وہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے، ایک پیسے کا بھی نہیں ہے، پیسے سے بھی کھوٹا ہے۔

اقبال لکھتا ہے کہ البانیہ والوں نے وضو کو اڑا دیا۔ اس لئے کہ تجدد کا فتنہ اٹھ رہا ہے۔ اس کو دور کیا جائے۔ اس کے کچھ آثار اب ہمارے ملک میں بھی ہیں۔ ہماری اس غربت سے، ہماری ذہنی پریشانیوں سے بعض لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور اس فتنے کو کھڑا کیا (اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس فتنے سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اپنی محنت کو ادھر نہ لگائیں کیونکہ یہ دین نہیں مٹے گا) ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چودہ سو سال سے نو آ رہا ہے، آگے بھی جائے گا، یہ اللہ کا دین ہے۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ط وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ط۔ یہ دین کبھی نہیں مٹ سکتا۔ محمد رسول اللہ کا دین باقی رہے گا۔ یہ الگ مسئلہ ہے کہ ایک قوم نے اگر دین کو چھوڑ دیا ۔۔۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ۔۔۔ دوسری قوم کو اللہ تعالےٰ کھڑا کر دیگا۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم خود اس دین کے نگہبان بنیں ہم خود اس دین کے پاسبان بنیں اور جیسا کہ پاکستان کی نشاۃ میں ہے کہ پاکستان کا معنیٰ کیا؟ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس پاکستان سے وہ منبع نکلے کہ محمد رسول اللہؐ کی حدیثوں کو جلوہ گر کیا جائے۔ نہ کہ ان کے خلاف لکھا جائے۔

میں علمائے حق کی بات کر رہا تھا کہ علمائے اسلام نے ہمارے سمجھانے کے لئے بڑی بڑی باتیں بیان فرمائیں تو یہاں پر دیکھئے وَالْاَقْرَبُوْنَ کا لفظ ہے۔ عربی گرامر کو دیکھا جائے، لفظِ اقرب کی تحقیق کی جائے۔ یہ مت کہا جائے کہ میں قرآن کو خود سمجھتا ہوں (ہمارے بڑے بڑے "مفسر" کہتے ہیں) "میں" قرآن کو خود دیکھتا ہوں"۔ ٹھیک ہے دیکھو۔ لیکن میرے بزرگ! قرآن کو سمجھنے کے لئے ان علوم کو حاصل کرو اگر تفسیر لکھنا چاہتے ہو، تفسیر سمجھنا چاہتے ہو تو اُن علوم کو حاصل کرو جو قرآن کے لئے ضروری ہیں۔

میرے بزرگو اور میرے دوستو! آپ میں سے سب کے پاس گھڑی ہوگی، میرے پاس بھی گھڑی ہے۔ گھڑی میں میرے پاس تقریباً پورے گیارہ ہو چکے ہیں۔ آپ اگر دوسری جماعت کے بچے کو پوچھیں، بچی کو پوچھیں کہ کیا وقت ہے تو جواب ملے گا کہ گیارہ بج گئے ہیں۔

لیکن اگر آپ اسے کہہ دیں کہ گھڑی کھول دے اس کا وال صاف کر دے اور وہ کہے کہ بہت اچھا ابھی صاف کر دونگا اور جا کر مسواک اٹھا لائے اور گھڑی کے وال کو صاف کرنے لگ جائے یا ہتھوڑی اٹھا لائے اور اسے کوٹنا شروع کر دے۔ تو آپ ہی بتایئے انصاف سے کہ کیا وہ گھڑی کو صاف کر دے گا؟ نہیں بلکہ وہ تو ستیاناس کر کے رکھ دے گا۔ گھڑی کو صاف کرنے کے لئے، اس کی خرابی کو دور کرنے کے لئے اُس کے پرزوں کو اپنے نظام پر لانے کے لئے کسی ماہر گھڑی ساز کی ضرورت ہے اور وقت بتانے کے لئے، میں بھی، آپ بھی بتا سکتے ہیں۔

قرآن نصیحت سب کے لئے ہے۔ کہیں قرآنی معارف کے لئے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے آدمی کی ضرورت ہے، قرآن سمجھانے کے لئے محمد قاسم نانوتویؒ جیسے انسانوں کی ضرورت ہے، قرآن سمجھانے کے لئے اُن لوگوں کی ضرورت ہے جن کی ساری زندگیاں قرآن سمجھنے اور قرآن سمجھانے میں خرچ ہو گئیں۔ قرآنی معارف وہ لوگ جانتے تھے، ہم نہیں جانتے۔ شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو (جن کا ترجمہ قرآن میرے سامنے ہے) ہمارے ملک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

یہ سارا گھرانا ہی قرآن سے منور تھا۔ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالقادر رحمہم اللہ تعالیٰ یہ سب لوگ قرآن مجید کے رنگ میں منور تھے (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو پرنور فرمائے) ہماری قوم کو قرآن کا درس ہی ان لوگوں نے دیا۔ شاہ عبدالقادرؒ کے متعلق ہے کہ سولہ سال تک وہ اکبری مسجد میں رہے اور اکثر زمانہ وہ معتکف رہتے تھے۔ اور یہ قرآن کی تفسیر موضح القرآن انہوں نے بڑے غور و خوض کے بعد مرتب کی۔ اور میں خود اپنی طالب علمی کے باوجود آپ سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے وہ مسئلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس ترجمے سے سمجھے جو میں دوسری تفسیروں سے نہیں سمجھ سکا۔ شاہ صاحب نے ایک لفظ میں نکات حل کر دیتے ہیں۔ آخر یہ نکات ویسے ہی تو حل نہیں کر دئے۔ قرآنی علوم و معارف سے وہ آگاہ تھے۔

یہاں پر لفظ ہے وَالْاَقْرَبُوْنَ ص اقرب اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ دیکھئے تین درجے ہوتے ہیں (۱) بعید (۲) قریب (۳) اقرب — بعید کا معنی دُور۔ آپ میں سے کچھ دوست میرے سامنے کی طرف دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ مجھ سے بعید ہیں۔ ایک ہوتے ہیں قریب جو میرے کچھ قریب بیٹھے ہیں اور ایک ہیں اقرب جو میرے پہلو کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ تینوں میں فرق ہے یا نہیں؟ اقرب کسے کہیں گے؟ جو میرے قریب ہوگا دوسروں سے — قریب وہ ہے جو قریب ہے بعید سے۔ بات ذرا سمجھئے۔ ایک آدمی مر گیا اس کے تین وارث رہ گئے۔ ایک رہ گیا چچا ایک رہ گیا بیٹا، ایک رہ گیا بھتیجا، مال کسے دو گے؟ بیٹے کو۔ چچے کو کیوں نہیں دیتے؟ وہ تو دادے کا بیٹا ہے، اصل ہے، اس کو دو۔ بھتیجے کو کیوں نہیں دیتے؟ بھائی کا بیٹا ہے بیٹے کو کیوں دیتے ہو؟ یہی تو کہو گے کہ بیٹے کی نسبت اس سے زیادہ اقرب ہے بہ نسبت اُن کے اور تو کوئی بات نہ کہو گے۔ تو پھر میرے دوستو اور بھائیو! اس قانون کو یتیم پوتے کے کیوں منافی سمجھتے ہو؟ یہ بھی ایک اجتہاد چودہ سو سال کے بعد ہوا۔

ایک ہے یتیموں کی تربیت — کرو۔ کس نے منع کیا ہے؟ لیکن بیگانے حقوق پر ڈاکہ تو نہ ڈالو، قرآنی تعلیم کا رُخ تو نہ موڑو۔ یعنی ایک آدمی مر جاتا ہے اُس کا ایک بیٹا رہ گیا، ایک پوتا رہ گیا، ایک بھائی رہ گیا، پوتے کا باپ پہلے مر چکا ہے تو اب اقرب کون ہے؟ پوتا ہے یا بیٹا ہے؟ بیٹا اقرب ہے کیونکہ بیٹے کے درمیان اور باپ کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہے اور پوتا بہ نسبت بیٹے کے بعید ہے کیونکہ پوتے کے درمیان اور دادے کے درمیان باپ کا واسطہ ہے۔

قرآن تو یہ کہتا ہے مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ اقرب جو چھوڑ کر مرے اس سے حصہ ملے گا۔ عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ط (تفصیل آ گئی) ہر اُس مال سے جو تھوڑا ہو یا ہر اُس مال سے جو زیادہ ہو نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ط یہ حصہ مفروض ہے۔ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔

یتیم کی خیر خواہی اور بہبودی اسلام کا ایک مستقل مشن اور مستقل موضوع ہے لیکن اس موضوع کے لئے دوسروں کے حقوق کی قطع و برید تو نہیں کرنی چاہئے۔ دادا وصیت کر جائے تو ⅓ حصہ پوتے کو مل سکتا ہے، وصیت نہیں کی تو ویسے بھی اس کے مال سے تربیت کی جا سکتی ہے لیکن یہ ضروری تھوڑا ہے کہ ہر دادا مالدار مرے گا۔ اگر دادا مقروض مرے گا تو پھر پوتے صاحب قرضہ دیں گے؟

فرمایا۔ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ہ یہ حصہ فرض کیا گیا ہے من جانب اللہ۔ ایک ہوتی ہے مِلکِ اختیاری اور ایک ہوتی ہے مِلکِ اضطراری۔ مِلکِ اختیاری یہ ہے کہ میری مرضی ہو تو لوں نہ ہو تو نہ لوں — مثلاً میں نے اپنے کسی دوست سے ایک کتاب لی دو روپے ہیں، اس کو میں نے دو روپے دے دئے۔ اُس کی دکان پر میری کتاب پڑی ہے۔ میں کتاب گھر نہیں لایا۔ کچھ دن گزر گئے میں نے کہہ دیا چلو بھائی تم غریب ہو یہ میری کتاب بھی رہنے دو اور دو روپے بھی تم قبول کر لو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ درست ہے۔ اسے کہتے ہیں مِلکِ اختیاری۔ اس چیز کو لینا میرے اختیار میں تھا نہ لینا میرے اختیار میں تھا میں مالک بن گیا تھا لیکن وراثت؟ یہ ہے مِلکِ اضطراری۔ اضطرار کا معنی کیا ہے؟ اگر کوئی وراثت نہ لینا چاہے تب بھی اس کو دینا پڑے گا۔

ہمارے ہاں یہ بھی ڈھونگ لگاتے ہیں۔ ہم بھی عجیب قسم کی مخلوقات ہیں۔ یعنی کیا کرتے ہیں ہم؟ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے اور قرآن پر عمل کی توفیق عطا فرمائے) میں نے گزشتہ درس میں بھی حق مہر کے ضمن میں عرض کیا تھا کہ وہاں بھی ہم ڈھونگ لگاتے ہیں۔ حالانکہ وہاں پر بھی لفظ فریضہ ہے — اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ط بیویوں کو اُن کے حق مہر دو خوش دلی کے ساتھ — اٰتُوْا — دے دو۔ اگر وہ خوشی کے ساتھ قبول کرنے کے بعد سارا مہر واپس کر دیں یا اپنی خوشی کے ساتھ مہر کا کچھ حصہ واپس کر دیں تو پھر کھا سکتے ہو۔ لیکن دیتا ہی نہیں۔ جیسے ہمارے دیہات میں کرتے ہیں۔ شادی ہو جانے کے بعد امام صاحب کو لے جاتے ہیں (کوئی امام صاحب ہوں تو میری بات سے ناراض نہ ہوں) امام صاحب بیٹھ جاتے ہیں، شادی کے دوسرے تیسرے دن کے بعد، دلہن کو بلایا جاتا ہے۔ مولوی صاحب کھانا وغیرہ کھانے کے بعد وعظ شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو بیٹی! تم اس گھر میں آ گئی ہو تمہارے خسر صاحب بڑے نیک ہیں، بڑے بزرگ ہیں، اللہ کے ولی ہیں، یہاں بڑا مال ہے، دولت ہے (یہ تمہید شروع ہو رہی ہے) دیکھو یہ جو حق مہر تمہارے باپ نے مقرر کروایا تھا اُس وقت وہ تو شادی کے لئے انہوں نے مان لیا۔ اب تم یہ کرو کہ حق مہر اپنے خاوند کو بخش دو — اب وہ بچاری پھنس جاتی ہے۔ محلّے کا امام، خسر صاحب بھی صافا باندھے ہوئے بیٹھے ہیں، مولوی صاحب بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ اب وہ بچاری نوجوان بچی شرمناک کیا کہے؟ کہتی ہے اچھا استاد جی! آپ کہتے ہیں تو پھر میں بخش دیتی ہوں — یہ بخشش نہیں ہوئی۔ حرام ہے یہ بخشش۔ پہلے بیوی کو مالک کرو۔ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ہ فریضہ ادا کرو۔ پہلے بیوی کے ہاتھ میں دو کہ یہ حق مہر ہے تمہارا۔ تو تم اس حق مہر کو، اگر وہ قبول کر لے، اپنی خوشی سے وہ دیتی ہے، پھر درست ہے — ہم دیتے ہی نہیں تو وہ بخشے نہ تو کیا کرے؟

اسی طرح بہن کے ساتھ کرتے ہیں باپ مر جاتا ہے۔ پہلے بہن کا دل مائل کرتے ہیں، پھر اُسے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو میری بڑی بدنامی ہو گی۔ کس بات میں؟ جب تحصیلدار کے ہاں، پٹواری کے ہاں اباجی کا کھاتہ چڑھے گا، انتقال نامہ چڑھے گا، میرا نام آئے گا، تیرا نام آئے گا، میرے لئے بڑی شرمندگی ہے (قیامت کی شرمندگی کی خیر ہے)، کیا ہم نے مذاق بنا رکھا ہے اپنے وقت کو خود ضائع کرتے ہیں۔ میرے بھائی مرنے کے بعد ورثاء کا حق ہے خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ہوں۔

مشکوٰۃ کی ایک حدیث آتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی مر گیا (باتیں سمجھا کیجئے۔ اللہ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے) ایک آدمی مر گیا۔ اُس کے چھ غلام تھے، اولاد کوئی نہیں تھی۔ اُس نے چھ کے چھ غلام مرنے سے پہلے آزاد کر دئیے۔

ہمارے ہاں یہ بھی ایک ڈھنگ ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہوتے ہیں ہر سال حج کو جاتے ہیں اس لئے کہ وارث تو ہے کوئی نہیں۔ چچا کے لڑکوں کو تو میں نے جائداد دینی کوئی نہیں اس لئے جاتے ہیں کہ یہ رقم ہے میں خرچ کر ڈالوں۔ خدا تو جانتا ہے۔ بخاری کی حدیث ہے۔ دیکھ لو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ صدقے کے پردے میں وارثوں کا مال ضائع کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے پھر اس پہ باب باندھا ہے۔

اگر محمد رسول اللہ کے ساتھ محبت ہے تو پھر یہاں ایک مدرسہ کھول دو، یتیموں کو کھانا کھلا دو، قبرستان کے لئے زمین وقف کر دو۔ مساجد کے لئے زمین وقف کر دو، بیواؤں کے لئے کوئی کام کر ڈالو۔ اگر محبت ہے محمد رسول اللہ کے ساتھ تو قرآن مجید کی تفسیر چھپوا دو اور تم یہ کیا کرتے ہو کہ جب میں مروں تو میرے گھر میں کچھ بھی نہ ہو جو کہ میرے دُور کے وارثوں کو ملے۔ یعنی یہ نیت ہوتی ہے کہ چچا کے بیٹے کو تو دوں گا ہی کچھ نہیں۔ کیونکہ خدا نے اسے وارث بنایا ہے اور میرا اپنا بیٹا ہے کوئی نہیں۔ اگر اللہ دیتا ہے تو پھر میری کیا طاقت ہے کہ میں اس کو روکوں (اللہ سب بے اولادوں کو اولاد نصیب فرمائے۔ میں ایک بات عرض کر رہا ہوں)

تو اس آدمی کے چھ غلام تھے اُس نے چھ کے چھ آزاد کر دئیے۔ اور خود مر گیا۔ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بات پہنچی۔ حضورؐ نے اُس کے ورثاء کو بلایا۔ فرمایا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ اس نے مرتے وقت اپنے چھ کے چھ غلام آزاد کر دئیے تھے اور اس کے پاس کوئی مال نہ تھا تو میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھتا۔ (حدیث دیکھ لو مشکوٰۃ میں موجود ہے)

پھر اُن چھ غلاموں کو بلایا۔ دو دو غلاموں کو علیحدہ رکھا، تین حصے کئے اور پھر قرعہ ڈالا۔ جن دو غلاموں کے نام قرعہ میں نکلے اُن کو آزاد کر دیا۔ اور باقی چار غلام جو بچے وہ وارثوں کے حوالے کر دئیے۔ وصیت جو ہوتی ہے وہ تیسرے حصے میں نافذ ہو سکتی ہے باقی سارے مال میں نافذ نہیں ہو سکتی۔ ہم کس دنیا میں بس رہے ہیں۔ ہم وارثوں کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں ورثاء کا مال مار ڈالتے ہیں۔

(باقی باقی)

بقیہ:۔ اصلاح النساء

فرماتا ہے کہ عظمت و کبریا میرا خاصہ ہے جیسے ازار و رداء انسان کا ملبوس خاص ہوتا ہے پس جو شخص مجھ سے (ان صفات میں) کھینچاتانی کرے گا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عظمت اور بڑائی حق تعالیٰ کی صفات خاصہ میں سے ہیں اس لئے بندہ کا کمال اپنے کو عاجز سمجھنا ہے۔ چنانچہ جن حضرات کے قلب میں حق تعالیٰ کی عظمت اور کبریا آگئی ہے وہ اپنے کو ہیچ در ہیچ سمجھتے ہیں۔ جس شخص کی رستم کی قوت پر حاتم کی سخاوت پر نظر ہو گی وہ اپنے کو قوی اور سخی نہ سمجھے گا جس کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو گا وہ اپنے کو کیا عالم سمجھے گا۔ آج کل یہ خبط ہو گیا ہے کہ تھوڑا سا کمال ہو جاتا ہے تو اپنے کو بڑا سمجھنے لگتے ہیں۔ اور عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہے۔ اگر کوئی عورت ذرا نماز اور تلاوت کی پابند ہو جاتی ہے تو اپنے کو رابعہ سمجھنے لگتی ہے اور ہر ایک کو حقیر سمجھتی ہے اور وجہ اس کی یہ بھی ہے کہ ان کی کسی نے تربیت نہیں کی۔ کتابیں پڑھ پڑھ کر دیندار ہو جاتی ہیں پس ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کتب طب دیکھ کر ادویہ کھانے لگے اور بنانے لگے۔ اس سے بجائے نفع کے خوف ضرر غالب ہو گا۔ جب تک طبیب کی رائے سے دوا نہ کھائے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اسی طرح چونکہ عورتوں کے اخلاق کی تربیت نہیں ہوتی اور کسی مربی سے رجوع نہیں کرتیں اور جو کچھ سمجھ میں آتا ہے کر لیتی ہیں اس لئے اپنے کو باکمال سمجھنے لگتی ہیں۔

ایک لڑکی کا کسی شخص سے نکاح ہوا۔ وہ لڑکی نماز روزہ کی پابند تھی اور وہ اس قدر پابند نہ تھا اور آوارہ سا تھا تو وہ لڑکی کہتی ہے کہ میں ایسی پرہیزگار اور ایسے شخص کے جال میں پھنس گئی۔ میری قسمت ڈوب گئی۔ حالانکہ بے وقوف یہ نہیں سمجھتی کہ اگر ہم نے نماز پڑھی روزہ رکھا تلاوت کی تو اپنا کام کیا دوسرے پر کیا احسان کیا کوئی دوا پی کر فخر کرتا ہے کہ میں بڑا بزرگ ہوں کہ دوا پیا کرتا ہوں۔ اسی طرح یہ سب طاعات اپنا ہی نفع ہے اور اس سے اپنا ہی حق ادا کر رہا ہے اور حقوق اللہ جو اس کا لقب ہے یہ اس اعتبار سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے منتفع ہے یا اس کا حق اس سے اُتر جاتا ہے۔ کیونکہ صاحب حق کو تو دیکھنا چاہئے کہ اس کی ہم پر کس قدر نعمتیں ہیں۔ اگر نعمتوں کو دیکھا جائے تو در حقیقت یہ ہماری نماز روزہ کچھ بھی نہیں اور جہاں ہزاروں انبیاء و اولیاء و ملائکہ کی عبادتوں کے ذخیرے کے ذخیرے انبار کے انبار موجود ہوں ان کے مقابلہ میں ہمارے روزہ نماز کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کہ جواہرات کے سامنے مٹی کے کھلونے۔ تو حقیقت میں احسان تو حق تعالیٰ کا ہے کہ ہماری ایسی عبادت کو قبول فرماتے ہیں۔ اس کی حاجت کے اس کی مرضی کے موافق نہ کرے اور اس مخدوم کو اس خدمت سے بجائے راحت کے تکلیف پہنچی مگر خوش اخلاقی سے خاموش ہو جائے تو وہ خادم اپنی جہالت سے یہ سمجھے گا کہ میں نے بڑا کام کیا۔ حالانکہ بڑا کام تو مخدوم نے کیا کہ اس ناگوار خدمت کو قبول فرما دیا۔

بقیہ:۔ صحیفہ کائنات یعنی.....

کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کر دے۔ اللہ کے احسانات کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

اس قدر کھلے نشان دیکھنے پر بھی آدمی کہاں تک انکار ہی کرتا چلا جائے گا اور ابھی کیا معلوم، اللہ اور کتنے نشان دکھلائے گا۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح

اصلاح النساء

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔ امّا بعد۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں کو خطاب کر کے) کہ اے عورتوں کے گروہ تم صدقہ دو اس لئے کہ دکھلایا گیا ہوں کہ تم اہل نار میں سب سے زیادہ ہو۔ عورتوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا تم لعنت ملامت بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ کہ تم ناقصات العقل والدین بھی ہو۔ ہوشیار مرد کی عقل کو سلب کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمارے دین اور عقل کے نقصان کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا کہ کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت سے نصف نہیں ہے۔ عورتوں نے عرض کیا کہ بیشک ہے۔ فرمایا کہ یہ نقصانِ عقل ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب کوئی حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔ عرض کیا کہ بیشک۔ فرمایا کہ بس یہ نقصانِ دین ہے۔

میں نے اس وقت اس حدیث کو کہ جس میں عورتیں مخاطب ہیں حالانکہ یہاں مردوں کا بھی مجمع ہے اس لئے اختیار کیا ہے کہ عورتوں کو ایسا موقع بہت کم ملتا ہے اس لئے وہ بالکل بیخبر ہیں اور طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا ہیں اور وہ خرابیاں عورتوں سے تجاوز کر کے مردوں اور بچوں تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے ان کی اصلاح سے گھر بھر کی درستی ہے۔ اس کے اعتبار سے یہ مضمون عام اور مشترک النفع بھی ہو گیا۔ اور نیز اس میں بعض مضامین بلا واسطہ بھی مشترک ہیں۔ البتہ مقصود زیادہ عورتوں ہی کو سنانا ہے۔

اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے پانچ نقائص بیان فرمائے۔ دو اضطراری اور تین اختیاری دو اضطراری یہ ہیں۔ نقصانِ عقل، نقصان دین، اور تین اختیاری اکثار لعن، کفران عشیر، مرد حازم کی عقل کو سلب کرنا نقصانِ عقل و دین کی ماہیت سے سوال کے جواب میں بجائے بیان حقیقت کے حضورؐ نے اس کی علامتیں اس لئے بیان فرمائیں کہ مخاطب کم سمجھ ہیں اس لئے حقیقت کے سمجھنے میں تکلف ہوتا اور جہاں مخاطب کم عقل ہو ایسا ہی کرنا مناسب ہے۔ مثلاً کوئی عامی نار کی حقیقت کے بارے میں سوال کرے تو کہا جائے گا جس میں دھواں ہوتا ہے وہ نار ہے۔ اسی طرح حضورؐ نے نقصانِ عقل کو بھی ایک علامت سے بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ دو عورتوں کی گواہی بمنزلہ ایک مرد کے قرار دی گئی ہے اور نقصان دین کو بھی اس علامت سے کہ حیض کے ایام میں روزہ نماز نہیں پڑھتی اور اس زمانہ میں چونکہ انقیاد للحق غالب تھا یہ علامتیں بیان کر دینا کافی تھیں۔ آج کل طبائع کا رنگ بدل گیا بجائے انقیاد کے عناد غالب ہے اب تو اسی میں سوال پیدا ہوگا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ دو کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوئی سو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث و قرآن کوئی فن کی کتاب نہیں ہے کہ اس میں ایسی کاوش کی جائے بلکہ قرآن و حدیث نو طب کی سی کتابیں ہیں اسلئے اس کو اس نظر سے دیکھنا چاہیئے جس نظر سے شفیق طبیب کے کلام کو دیکھا جاتا ہے کہ کہیں وہ ایک مریض کی حالت کے لحاظ سے کلام کرتا ہے اور کہیں دوسرے مریض کے مناسب حال۔ اسی واسطے قرآن و حدیث کو وہ خوب سمجھے گا جو شانِ نزول سے واقف ہو۔ کیونکہ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ کس موقع پر یہ ارشاد ہوا ہے۔ وہاں کیا حالت تھی کیا مقتضیات اور خصوصیات تھیں اور اسی وجہ سے ہم فہم قرآن و حدیث میں صحابہؓ کے سخت محتاج ہوں گے۔ بڑا فرق ہے اس شخص میں نسخہ لکھنے کے وقت طبیب کے پاس حاضر ہو اور جو حاضر نہ ہو۔ مدّت کے بعد اس نے صرف نسخہ دیکھا ہو۔ جو حاضر ہے وہ مریض کے سن اور مزاج اور دوسری خصوصیات کو مشاہدہ کرے گا۔ اس لئے نسخہ کے محل کو وزن کو جیسا وہ سمجھے گا دوسرا شخص نہیں سمجھے گا۔ اسی طور پر قرآن و حدیث کی تفسیر میں سلف کا قول مقدم ہو گا۔

حاصل یہ ہے کہ قرآن و حدیث پر اس اعتبار سے نظر نہ کرنا چاہیئے کہ وہ کوئی فن کی کتاب ہے جس میں تعریفات کے جامع مانع نہ ہونے سے یا قیود کے مقید احتراز نہ ہونے سے تصنیف کو ناقص سمجھا جاتا ہے۔ اسی واسطے میری یہ رائے ہے کہ قرآن و حدیث ایسے وقت پڑھنا چاہیئے کہ دماغ فلسفہ و منطق سے متاثر نہ ہوا ہو۔ بہر حال اس وقت نقصانِ دین و عقل کی علامت کو بیان کر دینا کافی ہوگیا اور اگر آج یہ کافی نہیں ہے تو حقیقت کے بتلانے والے بھی بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں اور نقائص اختیاری تو اسی لئے بیان فرماتے ہیں کہ اپنے نقائص پر مطلع ہو کر ان کے علاج کی فکر کریں اور نقائص اضطراری غیر اختیاری جو معالجہ سے نہیں جا سکتے ان کو اس لئے بیان فرمایا کے اپنے اندر ان نقائص کو دیکھ کر کبر اور پندار جاتا رہے اس لئے کہ عورتوں میں کبر اور پندار کا بہت مرض ہے ذرا سا کمال ہوتا ہے اس کو بہت کچھ سمجھتی ہیں اور منشاء اس عجب و کبر کا ہمیشہ جہل ہوتا ہے بڑا عالم اپنے کو وہی سمجھتا ہے جو کچھ نہ کچھ ہو۔ کیونکہ جو واقعہ میں بڑا ہوگا اس کی نظر کمال کی حد آخر تک ہو گی۔ اور اپنے کو اس سے عاری دیکھے گا اس لئے ممکن نہیں کہ اپنے کو بڑا سمجھے البتہ ایسے شخص کو اپنا بڑا سمجھنا شایان ہے جو تمام مراتب کمال کو جامع ہو اور وہ صرف ایک ذات وحدہٗ لاشریک ہے اس لئے متکبر اس کا کمالی نام ہے۔ اس کے معنی ہیں اپنے کو بڑا سمجھنے والا۔ سو چونکہ واقع میں حق تعالیٰ بڑا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنے کو بڑا نہ جانتا تو جہل ہوتا اور جہل نقص ہے اور حق تعالےٰ تمام نقائص سے پاک ہیں۔ بس خدا کا تو یہی کمال ہے کہ وہ اپنے کو بڑا جانے اور بندہ کا یہ کمال ہے کہ اپنے کو چھوٹا سمجھے۔ اگر وہ اپنے کو بڑا سمجھے تو یہ نقص ہوگا۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ

نورانی مجلسیں

مرتبہ محمد عثمان غنی بیٹل قسط ۵

حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کی تقریر کے چند منتخب حصے

......"دنیا میں کوئی سچائی ایسی نہیں جس کے منکر موجود نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے منکر دنیا میں موجود۔ روس کے ڈکٹیٹر سٹالین نے کہا تھا کہ میں نے اپنے بوٹ کی ٹھوکر سے خدا کے تصوّر (CONCEPTION OF GOD) کو روس سے باہر نکال دیا ہے۔ اب خدا میں ہمّت نہیں ہے کہ وہ میرے ملک کے اندر قدم رکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر دنیا میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کے منکر موجود ہیں، یہودیوں کا عقیدہ ہے قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ ط یہودیوں نے کہا کہ عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ یہود کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا دو ہیں۔ ایک خدا باپ، ایک خدا عزیر۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تین ہیں۔ اَلتَّثْلِیْثُ فِی التَّوْحِیْدِ، اَلتَّوْحِیْدُ فِی التَّثْلِیْثِ ط ایک میں تین اور تین میں ایک۔ عیسائی کہتے ہیں خدا باپ، خدا بیٹا یسوع مسیح اور خدا روح القدس۔ یہ تینوں جمع ہوں تو ایک خدا ان کا بنتا ہے۔ سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نبوّت کے منکر دنیا میں موجود، ختمِ نبوّت کے منکر دنیا میں موجود، صحابہؓ کے منکر دنیا میں موجود، قیامت کے منکر دنیا میں موجود، وزنِ اعمال کے منکر دنیا میں موجود، انبیاءؑ علیہم السلام کے معجزات کے منکر موجود، ملائکہ کے منکر موجود، جہاں اتنے حقائق کے منکر دنیا میں موجود ہیں اگر حدیث کے اور ختمِ نبوّت کے منکر دنیا میں موجود ہوں تو جائے تعجب نہیں۔ منکرینِ حدیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ حدیث پر ہمارا ایمان ہے، نہ حدیث پر ایمان لانے کے لئے ہمیں کہا گیا۔ نہ راوی پر ہمارا ایمان ہے اور نہ راوی پر ایمان لانے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے۔ حدیث کے سرے سے منکر ہیں۔ آج سے ستّر سال پہلے منکرینِ حدیث کے سرغنہ عبد اللہ چکڑالوی نے جس کو مر گئے ہوئے آج پچاس سال سے زیادہ ہو چکے ہیں اس نے لکھا تھا کہ جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے اس لئے کہ قرآن کے اندر نہ اللہ اکبر ہے نہ قرآن کے اندر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اکٹھا ہے۔ وہاں سے فتنہ شروع ہوا اور آج ہمارے ملک کے اندر منکرینِ حدیث کا فتنہ موجود ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صرف حدیث کا انکار نہیں کیا، نماز کا انکار ہے، روزے کا انکار ہے، حج کا انکار ہے، قربانی کا انکار ہے، تمام اسلام کا انکار ہے اور وہ انکار اس لئے نہیں کہ حدیث معتبر ذرائع سے ہم تک نہیں پہنچی۔ جس ذریعے سے ہم تک قرآنِ مجید پہنچا ہے، جس تواتر سے ہمارے پاس قرآن مجید پہنچا ہے اسی تواتر کے ساتھ ہم تک سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث بھی پہنچی ہے۔ اگر حدیث قائم نہ رہے تو قرآن کا انکار بھی کرنا ہوگا اور اگر قرآن کو صحیح اللہ کی کتاب مانا جاتا ہے تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو بھی ماننا پڑیگا اور انہیں دین میں حجت قرار دینا ہوگا۔"...... "حدیث کا انکار اسلئے کیا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ جو چیزیں ضروری نہیں تھیں اللہ نے قرآن میں بیان نہ کیں اور وہ ہمارے سپرد کر دیا کہ ہم جیسا چاہیں ان کی تاویل کریں جیسا چاہیں ان کے لئے قوانین بنائیں (یہی لکھا ہے پرویز صاحب نے) کہتے ہیں کہ جیسا زمانہ ہو اور جب (خدا نخواستہ) دنیا کے کسی خطّے میں قرآنی حکومت (یعنی منکرینِ حدیث کی حکومت) قائم ہو تو جتنی نمازیں وہ کہیں گے اتنی نمازیں ہوں گی۔ نہ نمازیں دو ہیں نہ تین نہ چار نہ پانچ، منکرینِ حدیث کی سلطنت کا سربراہ جتنی نمازیں مقرّر کرے گا اتنی نمازیں ہوں گی۔ خواہ وہ کہے ایک پڑھو، خواہ وہ کہے پانچ پڑھو، خواہ وہ کہے سات پڑھو، خواہ کہے ہر نماز کی دو دو رکعتیں ہیں خواہ کہے ہر نماز کی دس دس رکعتیں ہیں—— نماز یوں گئی —— حج کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بین الملّی کانفرنس ہے۔ یہ نہیں کہ پچاس سال کا ساٹھ سال کا ستّر سال کا بوڑھا لکھا پڑھا ہو یا جاہل ہو وہ اٹھ دوڑے حج کے لئے، نہیں بلکہ یہ حج جو ہے یہ بین الملّی کانفرنس ہے، ہر اسلامی ملک کی طرف سے اس کے چند چنے ہوئے نمائندے جانے چاہئیں اور جو نمائندے جائیں گے ان پر حج فرض ہوگا ہر ایک پر نہیں اور وہاں جو ان کی دعوت کے لئے جانور ذبح کئے جائیں گے وہ قربانی ہے، جو یہاں قربانیاں کی جاتی ہیں یہ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ط کی مصداق ہیں ——

نہ نماز رہی نہ قربانی رہی نہ حج رہا —— زکوٰۃ کے متعلّق لکھا ہے کہ جب "قرآنی حکومت" قائم ہو گی دنیا کے کسی خطّے میں اس کا سربراہ جتنا حصّہ ٹیکس لگائے گا وہ زکوٰۃ ہو گی۔ خواہ $\frac{1}{2}$ ہو، $\frac{1}{10}$ ہو، $\frac{1}{5}$ ہو، $\frac{1}{8}$ ہو، یا وہ چاہے تو معاف کر دے۔ اس لئے جب "قرآنی حکومت" نہیں تو "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" آج کل زکوٰۃ فرض نہیں (تحریری کتاب موجود ہے میرے پاس) ۔ نہ نماز رہی، نہ حج رہا، نہ قربانی رہی، نہ زکوٰۃ رہی —— اور رمضان کے روزوں کے متعلق کہا اگر کوئی شخص فصل کی کٹائی کا کام کرے یا کسی کارخانے میں کام کرتا ہو اور روزہ رکھنے سے اس کو تکلیف ہو طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ط ایک مسکین کا کھانا دے دے تو روزہ اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اب رہا کیا؟

ع زند کے زند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ حج ہے نہ زکوٰۃ ہے نہ جہاد ہے نہ قربانی ہے اور پھر مسلمان کے مسلمان یہ کیوں کیا گیا؟ محض اس لئے کیا گیا کہ طبیعت ہے آزاد اور قوانین جتنے ہیں وہ سارے ہیں احادیث کے اندر ہیں۔ قرآنِ مجید میں اصول ہیں باقی جتنے تہذیب، تمدّن، معاشرت، اخلاق، کھانا پینا، نکاح، طلاق، جتنے احکامات ہیں یہ سارے کے سارے حدیث کے اندر ہیں تو طبیعت آزاد رہنا چاہتی ہے اس لئے سیدھی بات یہ کہہ دی کہ تم حدیث کا انکار کر دو، ہینگ لگے نہ

پھکڑی اور رنگ بھی چوکھا آئے۔ مسلمان کے مسلمان رہیں اور یہ جتنی قیود ہیں شریعت کی، ان سب کو اٹھا دیا جائے۔ جیسا عیسائیوں کا دین ہے، ویسا بنا دیا جائے۔ یہ ہے اصل سازش۔ ورنہ کہتے کیا ہیں؟ کہتے ہیں یہ عجمی سازش ہے۔ یہ حدیثوں کے لکھنے والے (نعوذ باللہ من ذالک۔ نقل کفر، کفر نباشد) کہتے ہیں یہ تمام کے تمام یہودی تھے جنہوں نے احادیث کی کتابیں لکھیں تیرہ سو سال کے بعد پرویز صاحب کی سمجھ میں آگیا کہ صرف قرآن ماننا چاہیئے اور اس پر الہام ہوا کہ نبوت کا دعویٰ کیا کہ یہ حدیثیں جو ہیں یہ یہودیوں کی لکھی ہوئی ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)؟...... اس کے بعد حضرت مولانا لال حسین اختر مد ظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں ایک گھنٹہ تک دلائل بیان کئے۔

حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب کے ارشادات

"......جب حال والے زیادہ تھے دنیا کا حال دوسرے قسم کا تھا، جب حال والوں کی کمی ہوئی اب حال بھی ہمارا بدل گیا۔ حال والوں کی کمی ہے، اب تو قال والے رہ گئے۔ قال والے بھی جا رہے ہیں، اب تو نقال رہ گئے۔ نقال بھی جا رہے ہیں، اب تو یار کی پوری نقل اتارنے والوں کی بھی کمی ہو رہی ہے"......

"......نہ قرآن کا رنگ مٹ سکتا ہے، نہ اس کی روشنائی مٹ سکتی ہے، مٹانے والے مٹتے رہے، مٹ کے رہینگے، قرآن کی روشنائی اب بھی ہے اور قبر میں بھی ساتھ ہوگی، حشر میں بھی ساتھ ہو گی"......

"......اب بارہ بجنے کے قریب ہیں، اکوڑہ خٹک کے مدرسہ عربیہ کے صدر بھی اور مہتمم بھی تشریف لے آئے۔ میں نے سمجھا ان کی بھی تقریر ہوئی ہے اور پھر مناظر اسلام مولوی لال حسین کی بھی تقریر ہوئی ہے۔ میں نے کہا پھر تیسرے کو کیوں بلانے کے لئے آئے ہو۔ اور یہ جانتے تھے کہنے لگے کہ چلو بس دس پندرہ منٹ دعا ہی کر دو مگر جب میں آیا تو دیکھا کہ منظر عجیب ہے۔ میں نے کہا کہ زندگی کا تو پتہ نہیں، پھر آنا نصیب ہو یا نہ ہو اس لئے جی تو چاہتا ہے کہ بقیہ رات کو خدا کی کلام پڑھتے ہی

تعلیمات اسلام پر ایک نظر بغور ڈالیے

گزار دوں"......

"......یہ نوجوان بھی آئے ہوئے ہیں، یہ کہتے ہیں یہ مولوی بیکار ہیں، مزا تو کالج ہیں، یونیورسٹیوں میں ہے، ہزاروں روپے ان کو مل رہے ہیں، ان بیچاروں کو تو کچھ ملتا ہی نہیں، دینی مدرسے میں جائیں تو کوزے مصلّے کے بغیر کچھ نہیں ملتا، یا کوزہ ملے گا یا مصلّے ملے گا، یا زیادہ سے زیادہ تیس پارے قرآن ملے گا۔ میں کہتا ہوں بادشاہوں کے تاج و تخت ایک طرف، خدا کی کلام کا ایک حرف ایک طرف"......

"......اولاد دینے والا کون؟ (سب کہو اللہ) جس کو دینا چاہے تو نہ گولی اثر کرتی ہے نہ ہسپتالوں کی تجاویز اثر کرتی ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ حضورؐ فرماتے ہیں۔ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط ایسی عورت کے ساتھ شادی کرو جو بچے بہت جنتے ہیں قیامت کے دن فخر کروں گا کہ میری امت بہت ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میری امت کو بڑھاؤ اور یار تجویز کرتے ہیں کہ نہیں بھوک کا ڈر ہے اس کو کم کرو۔ جس کو خدا بڑھائے کون کم کر سکتا ہے؟ میری بات سنو! اگر کم کرنا چاہتے ہو تو قدرت کا مقابلہ چھوڑ دو۔ اگر مقابلہ رہا تو پھر ٹھہرنے کی جگہ بھی کہیں تمہیں نہیں ملے گی۔ میں نہیں کہتا، حضورؐ فرماتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں مولوی، ملاں سیاست نہیں جانتے، فرنگی کی سیاست ہمیں نہیں آتی مگر حدیث مصطفےٰؐ کی سیاست ہم چھوڑ نہیں سکتے"......

"......اب یہ کالج کے لڑکے کہتے ہیں جن کی ڈاڑھی بڑی ہوتی ہے ان کا حافظہ کم ہوتا ہے، ہم نے ڈاڑھی رکھی نہیں، حافظہ، دماغ ہمارا قوی ہے۔ میں نے کہا سارے یونیورسٹی کے نوجوان کالج تو آجاؤ میں بھی بوڑھا ہوں، بڑی ڈاڑھی والا، میرے حافظے کے ساتھ مقابلہ کر لو۔ (سب کہو سبحان اللہ)

محمد بشیر انصاری

ایک ستون دین، ایک حد فاصل

تو یہ حقیقت ابھرتی ہوئی، روز روشن کی طرح واضح، درخشاں و تابندہ اور اظہر من الشمس نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک اور اس کے محبوب پیغمبر آخر الزماں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰؐ پر ایمان لانے کے بعد وہ تمام معاملات جو کہ عابد اور معبود کے درمیان وابستہ ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم اور کامل ترین معاملہ "نماز" کا ہے۔ جس کی بنیاد اس فطری اصول پر ہے کہ خاکی نژاد انسان کے عجز و انکسار اور تذلل و نیاز کا اظہار خالق کے ساتھ اپنے تعلق کی مضبوطی، فریاد و دعا اور رب العالمین کی رفعت و کبریائی کا اقرار و اعتراف جس قدر مکمل طور پر "نماز" میں ہوتا ہے وہ کسی بھی دوسری عبادت میں نہیں ہوتا کیونکہ اسی میں خیرہ و سرکش انسان کا سر پر غرور عملی طور پر بارگاہ رب العزت میں نگوں ہو جاتا ہے اور وہ اپنے جسد خاکی کے سب سے زیادہ حسین و جمیل حصے یعنی اپنی جبین اور چہرے کو اپنے خالق حقیقی کے سامنے زمین پر رکھ دیتا ہے

اگر ہم آغاز نماز سے انجام نماز تک کے سارے اقوال و افعال پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ نماز ہی ایک ایسا ذریعہ عبادت ہے کہ جس میں ایک انسان اپنے رب جلیل و جمیل کے سامنے بار بار گڑگڑاتا، اپنی انانیت کی نفی کرتا، اپنے خالق حقیقی کے مقام عالی کو پہچانتا، اس کی بادشاہی اور اپنی گدائی، اس کی قدرت اور اپنی عاجزی کو عملی طور پر نہ صرف خود ہی سمجھتا بلکہ اپنے تمام اعضاء و جوارح سے اس کا اقرار و اعتراف بھی کرتا ہے۔

نماز کی ابتدا ہی کو لیجئے پہلے وہ اپنے جسم کو حدث اکبر اور حدث اصغر (بے غسل اور بے وضو ہونا) سے مکمل طور پر پاک کرتا ہے پھر اپنی پوشاک کی پاکیزگی و تطہیر کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ کس لئے؟ صرف اس لئے کہ اس نے احکم الحاکمین رب العزت کی بارگاہ ممتاز میں حاضر ہونا ہے۔ اور جب نماز

کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس وقت بھی قبلہ رُخ ہو کر اور مؤدبانہ طور پر کھڑا ہوتا ہے۔ پھر اپنی نیّت کو صرف خدائے واحد کے لئے خالص کرتا ہے اور اس کا اعتراف اپنے لسان و قلب دونوں سے کرتا ہے اور جب کانوں تک ہاتھ اٹھاتا ہے تو گویا دنیا کے تمام تفکرات کو اپنے قلب و دماغ سے نکال، پیچھے پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے تئیں بالکل مکمل طور پر اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے لئے خالص اور فارغ کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی رفعت و کبریائی اور توحید کا اقرار کرتا ہے۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہتا ہے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ رب العزت کی تحمید و تقدیس عظمت و شوکت، رفعت و کبریائی اور وحدانیت کا اقرار و اعتراف کرتا ہے پھر شیطان رجیم کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہی کے اسم مقدس اور بارحمت سے اپنے اصل مدّعا کی طرف پیش قدمی کرتا ہے۔ یعنی تسمیہ کے بعد سورۃ الفاتحہ شروع کرتا ہے۔ جس کی ابتدا ہی سے اللہ وحدہٗ لاشریک کی تحمید و تکریم کرتا اور مالک یوم الدین ہونے کا زبان سے اقرار اور قلب سے اعتراف کرتا ہے پھر اس کی استعانت حاصل کرنے کے لئے اس سے فریاد و دعا کرتا ہے اور اس وقت اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب جلیل و جمیل کے حضور میں دست بستہ، نگاہ کو ایک خاص مرکز پر سر کو رکھے مؤدبانہ طور پر یکسوئی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو ایک مرتبہ پھر اپنی انانیت کی نفی کرتا اپنی عاجزی اور رب العالمین کی ربوبیت و الوہیت، عظمت و شوکت اور حاکمیت و شہنشاہیت کا اقرار و اعتراف کرتا اور اپنے سرِ تسلیم کو مکمل طور پر مالکِ حقیقی کے حضور میں خم کر دیتا ہے اسی پر بس نہیں پھر اپنی زبان سے بھی اس کی عظمت و شوکت، بزرگی و برتری اور تحمید و تقدیس کے گن گاتا ہے پھر تسمیع کہتا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور اپنے کو تسلی دیتا ہے کہ "جس نے خداوندِ قدوس کی حمد و ثنا کی، اللہ تعالیٰ رب العزت نے اس کی سن لی"۔

(باقی باقی)

بقیہ: زندگی کے لمحات...

ہو گئے۔

دنیا میں کسی کو علم نہیں ہے کہ ہم نے کب تک زندہ رہنا ہے۔ یہ سب علم اللہ ہی کے پاس ہے اس لئے آپ نے آج تک جو سستی اور لاپرواہی کی ہے اس کو دُور کریں اور آئندہ احتیاط کریں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو صحت و تندرستی عطا کی ہے، دولت دی ہے، عقل و سمجھ بخشی ہے۔ ان انعاماتِ خداوندی کے شکر میں آپ اللہ کی خوب عبادت کریں۔ اپنے پروگرام میں اللہ کی یاد کے لئے ضرور وقت رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر زندگی گذارنے کی کوشش کریں۔ حضورؐ کی سنتوں پر عمل کریں، کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے، سفر کرنے مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے اور دوسرے مواقع پر جو جو دعائیں حضورؐ پڑھا کرتے تھے آپ وہ دعائیں یاد کریں اور ضرور پڑھا کریں ــــ جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد آوارہ و نالائق نہ بنے، لائق و قابل بنے۔ اور اگر وہ پڑھائی میں کمزور ہوں تو ان کے لئے پرائیویٹ ٹیوشن کا بندوبست کرتے ہیں تاکہ امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔ اسی طرح اپنی اولاد کو نیک، متقی و پرہیزگار بنانے کے لئے کوشش و ہمت کریں ان کو دینی تعلیمات سے روشناس کرائیں، کسی اللہ والے کے پاس لے کر جایا کریں۔ قرآن و حدیث کے درس میں خود لے کر جائیں۔ قرآن مجید کی تعلیم دلوائیں۔ اپنے اور ان کے اخلاق کو اعلیٰ اور بلند بنائیں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں دوسروں کے لئے رحمت بنے، لوگوں کی ہدایت کا سامان بنے اور آپ کے لئے صدقۂ جاریہ بنے۔

بہت افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم دنیا کمانے کے لئے خوب کوشش کرتے ہیں۔ صبح و شام اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کس طرح دولت حاصل ہو لیکن اللہ کی یاد اور نماز کے لئے بہت کم وقت لگتا ہے، ہمارے پاس کوئی وقت نہیں۔ جس طرح آپ دنیا کے لئے محنت و کوشش کرتے ہیں اسی طرح دین کے لئے محنت کریں۔ جس طرح آپ پوشاک، کھانے، پینے اور رہائش کو ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح آخرت کی نجات کو ضروری سمجھیں اس کے لئے غور و فکر کریں۔ اللہ تعالےٰ کی خوب عبادت کریں گناہوں کو ترک کر دیں تاکہ آئندہ قبر و آخرت میں آپ کو پچھتانا نہ پڑے۔ آپ اپنی اصلاح کریں، اپنے گھر والوں کی اصلاح کریں۔ اگر ہر آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح کر کے، گھر میں سب کو نمازی بنا دے، سب کو ذکر اللہ کرنے کی عادت ڈال دے، دین کی محبت پیدا کر دے تو سارا معاشرہ اور سارا ملک ٹھیک ہو جائے۔ اس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ آپ اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، برائی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں، نیکی کی خوب اشاعت کریں۔

آج ہماری زندگی میں نیکی کم اور گناہ زیادہ ہیں۔ اغوا، چوری، ڈاکہ اور ہر قسم کا گناہ کرنے والے مسلمان ہیں۔ آج مسلمان دھوکہ باز اور بددیانت ہیں۔ آج کل کے مسلمان اسلام کے نام پر بدترین داغ ہیں۔ ان سب برائیوں اور بُری خصلتوں کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ کی سیرت کو پڑھیں۔ اللہ والوں کی زندگی کے حالات پڑھیں۔ اُن کے اقوال و افعال اور احوال کو سنیں اور دوسروں کو سنائیں۔ مساجد میں درسِ قرآن و حدیث کا انتظام کریں۔ عبادت الٰہی کے لئے وقت نکالیں، کثرت سے ذکر اللہ کریں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ضروری اطلاع

قارئین کو معلوم ہو گا کہ یکم جولائی سے کارڈ کی قیمت سات پیسے اور لفافہ کی سترہ پیسے ہو گئی ہے مگر اس کے باوجود ابھی تک بعض حضرات کارڈ اور لفافہ پر دو پیسے کا زائد ٹکٹ نہیں لگاتے اور وہ بیرنگ ہو کر ہمیں ملتے ہیں جس سے ادارہ کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا خط و کتابت کرتے وقت موجودہ شرح کے مطابق کیا کریں۔ (مینیجر)

زندگی کے لمحات کو غنیمت سمجھیں اور آخرت کی نجات کیلئے کوشش و ہمت کریں

مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۶۶ء بروز اتوار حاجی بشیر احمد صاحب کے مکان بمقام کوٹ عبدالمالک مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ مجلس ذکر کے بعد حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

مرتب: خالد سلیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اللہ تعالےٰ کا احسان و فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہاں مل جل کر اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی — انسان کا مقصدِ حیات کاروبار میں ترقی نہیں، اولاد بڑھانا نہیں، کوٹھیاں تعمیر کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے سب انسان کے لئے بنایا ہے — اس کائنات میں کوئی چیز آپ کی غذا ہے اور کوئی آپ کی بیماری کو دُور کرنے کی دوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اتنی زیادہ نعمتیں ہیں کہ اگر کوئی گننا شروع کرے تو گن نہ سکے۔ ارشاد ہے۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ ترجمہ۔ (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تو گن نہ سکو) آج تک یہ کوئی تحقیق نہیں کر سکا کہ سمندر میں مچھلیاں کتنی کتنی قسم کی ہیں تو یہ کیسے اندازہ کر سکتا ہے کہ برّی اور بحری کتنی قسم کی مخلوق ہے اور اللہ تعالےٰ کی کتنی نعمتیں ہیں۔ یہ سب کچھ علم اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق کو رزق بہم پہنچاتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ تمام جہان انسان کے لئے بنایا ہے تو انسان کے بنانے کا بھی کچھ مقصد ہے۔ اس کے متعلق فرماتے ہیں ؛۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔

ترجمہ: میں نے جن اور انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

بندہ آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام اور کتابیں بھیجیں۔ گذشتہ کتابیں محفوظ نہیں ہیں صرف ان کے نام محفوظ ہیں۔ اب صرف اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام قرآن مجید محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے، دنیا اور آخرت کی کامیابی کے اصول بتاتا ہے۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ انسان کا مقصدِ حیات صرف اور صرف عبادتِ الٰہی ہے، اللہ کی یاد کرنا ہے، اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔ اگر آپ اس مقصدِ حیات کو بھول گئے اور دنیا کے لہو و لعب کھیل تماشا میں پڑ گئے تو آپ کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب۔ اللہ کے نافرمانوں کو دنیا میں چین و سکون ہرگز نصیب نہیں ہوگا۔ صحیح اور کھرا مسلمان وہی ہے جو مقصدِ حیات کو حاصل کرے۔

قرآن انسان کو افضل ترین طریقہ پر زندگی گزارنے اور اعلیٰ اخلاق والا بننے کا پروگرام دیتا ہے۔ قرآن ہرگز یہ نہیں کہتا کہ آپ دنیا کو چھوڑ دیں۔ کوئی کام نہ کریں۔ بلکہ قرآن تو یہ کہتا ہے کہ دنیا میں مسلمان بڑھ چڑھ کر ترقی کریں، اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ سیرت بنائیں، خوب دولت کمائیں لیکن حرام و ناجائز طریقہ سے نہ ہو۔ دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں، غرباء، یتامیٰ، مساکین و مستحق لوگوں کی امداد کریں۔ اللہ کی راہ میں حج کریں۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ ان تمام چیزوں کو مقصدِ حیات نہ سمجھیں۔ ان دنیاوی آرام و آسائش کی چیزوں میں دل نہ لگائیں۔ آپ کا مقصدِ زندگی صرف اللہ کی یاد اور رضاءِ الٰہی ہو۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی ہی کو اپنا مقصود، مطلوب اور محبوب سمجھیں۔ مسلمان کا کام ہے کہ وہ دنیا کو بہتر بنانے کے لئے سعی و کوشش کرتا رہے۔ آگے نتیجہ مرتب کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ وہ مالک و خالق ہے۔ جس کو چاہے نوازے۔ اللہ تعالےٰ کے دربار میں جھک کر گڑگڑا کر دنیا اور آخرت کی بھلائیاں مانگتے رہا کریں۔ اللہ کے دَر کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ کیونکہ اس کے دَر کے علاوہ اور کوئی دَر نہیں ہے۔ کثرت سے اس کی یاد کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ضرور بالضرور اپنے انعامات سے نوازے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو سچا اور کھرا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محترم حضرات! لوگ کہتے ہیں کہ عمر بڑھ رہی ہے میں کہا کرتا ہوں کہ عمر گھٹ رہی ہے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ زندگی برف کی طرح پگھل رہی ہے اور اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ نہ ہم اپنی مرضی سے آئے تھے اور نہ ہی اپنی مرضی سے جائیں گے۔

ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش مرحوم ماہر امراضِ دل بڑے مشہور ڈاکٹر تھے میرے ماموں اُن کے زیرِ علاج تھے۔ ڈاکٹر مرحوم دوسرے ڈاکٹروں کو ضروری ہدایات دے کر ایک ضروری کام کے لئے راولپنڈی گئے۔ اور کہہ گئے کہ ان کا خاص خیال رکھنا۔ میں پرسوں آکر ان کا علاج کرونگا خدا کی قدرت دیکھیں کہ ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش مرحوم جو بالکل صحیح و تندرست تھے، کسی قسم کی بیماری نہ تھی۔ دوسرے ہی دن راولپنڈی میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے اور تیسرے دن لاہور ان کی لاش آئی۔ اور میرے ماموں بالکل صحتیاب

جامعہ عربیہ تعلیم الابرار عیدگاہ روڈ ملتان کا
سالانہ جلسہ

ملتان کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار (رجسٹرڈ) عیدگاہ روڈ ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۹، ۳۰ ستمبر یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ) منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں پاکستان کے مقتدر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

ابوالحسن قاسمی ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار (رجسٹرڈ) عیدگاہ روڈ ملتان

تبدیلی نام

واضح رہے کہ میرا سابقہ نام محمد منشا ولد محمد شفیع تھا۔ حسبِ حضرات اساتذہ کرام کے مشورہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اب میرا نام مسعود احمد ولد محمد شفیع ہے۔

مسعود احمد متعلم مدرسہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری

تردید مرزائیت کیلئے یہ کتابیں منگائیے

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری کی تصانیف عرصہ دراز سے نایاب تھیں اب یہ کتابیں طبع ہو کر آگئی ہیں فاتح قادیان، فیصلہ مرزا، نکاح مرزا، شہادات مرزا، علم کلام مرزا، مرزا قادیانی، نکاتِ مرزا، تعلیمات مرزا، بہاءاللہ اور مرزا، مرزا قادیانی اور شاہ انگلستان، چیستان مرزا، فسخ نکاح مرزائیاں، اسلام و برٹش لاء، دلیل الفرقان، شمع توحید، عقائد مرزا، مراق مرزا، حیات ثنائی۔ ان ۱۸ کتابوں کا ہدیہ سات روپے دو آنے بنتا ہے۔ اشاعت اسلام کی غرض سے یہ ۱۸ کتابوں کا سیٹ صرف پانچ روپے پیشگی بھیج کر طلب فرمائیے محصول ڈاک رجسٹری ہمارے ذمہ ہے۔

مکتبہ ایوبیہ اے ایم ۱۰ کراچی ۱

قابل مطالعہ دینی کتابیں

اطیب الکلام ملخص احسن الکلام۔ اس کتاب میں حافظ عبدالمتین صاحب زاہد نے اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی جامع ضخیم تصنیف احسن الکلام فی ترک قرأۃ خلف الامام سے تفصیلی مضامین حذف کر کے علماء عوام کے سوا طلباء اور عوام کے لئے بھی کار آمد بنانے کی خاطر لکھی ہے اس میں قرآن پاک، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ و تابعین اور ائمہ دین کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ یا اور کوئی سورۃ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ جہاں کہیں آج کل عوام کو بعض مولوی تنگ کریں کہ تم حنفی لوگ امام کے پیچھے فاتحہ کیوں نہیں پڑھتے وہاں اس کتاب کی موجودگی قیام امن کی ضامن ہوگی اور مفید ثابت ہوگی قیمت ۱ روپیہ

راہ ہدایت: اس کتاب میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم نے معجزات و کرامات کی مفصل بحث۔ سینکڑوں حوالجات ذکر کئے ہیں اور یہ بیان فرمایا ہے کہ معجزہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اہلسنت والجماعت کی کسوٹی پر اہل بدعت کی جانچ حق کی جستجو کرنے والوں کے لئے کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔

قیمت قسم اول۔ دو روپے قسم دوم۔ ڈیڑھ روپیہ۔

ملنے کا پتہ

عبدالعزیز ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

سرخ نشان

اگر آپ کی چٹ پر سرخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے لہٰذا سرخ نشان کو دیکھتے ہی چندہ بذریعہ آرڈر ارسال فرمائیں یا اپنی رائے سے فوری دفتر کو مطلع فرمائیں (مینجر)

بقیہ: شیطان کے ہتھکنڈوں ......

میں اندھا اٹھنے کی تنگی ہو گی وہ قیامت کے دن کہے گا کہ مولیٰ مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔ دنیا میں تو بینا تھا۔ جواب ملیگا۔ جس طرح دنیا میں تو نے ہماری آیتوں کو بھلا دیا۔ آج ہم نے بھی تجھے بھلا دیا اور بینائی سے محروم کر دیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو راہِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

تحفۂ ابراہیمیہ

یعنی قطب الاقطاب خواجہ دوست محمد قندھاری رح کے فارسی مکتوبات شریف کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں شائع ہو گیا ہے۔ ان مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ناز کی ایمان صفائی قلب اور اصلاح نفس نصیب ہوتی ہے اور شریعت مطہرہ کیسا تھ ایک دلی لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ مکتوبات شریف برادرانِ طریقت اور شائقین تصوف کیلئے ایک بیش بہا نعمت ہے۔

قیمت مبلغ چار روپے علاوہ محصول ڈاک

ادارہ مجددیہ ۳/۵ ایچ ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸

کہا جاتا ہے

کہ عربی زبان مشکل ہے۔ لیکن اس مشکل کو عملاً آسان کر دیا گیا ہے۔ اب آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ دے کر) بذریعہ خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی بمعہ گرامر (گھر بیٹھے) سیکھ کر قرآن و حدیث سمجھ سکتے ہیں۔ تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے۔

ادارہ فروغ عربی سٹیلائٹ ٹاؤن، میرپور خاص

اونچا سننے والے حضرات
ٹرانسسٹر آلہ

کی مدد سے عام انسانوں سے بھی بہتر سن سکتے ہیں

اس کے علاوہ

لوما ہیئر آئیل

(بمعہ فارمولا ۶۰۱)

بالوں کو قدرتی سیاہی بخشنے والا تیل

شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز۔ انار کلی۔ لاہور

فون نمبر ۴۲۸۱

مصر و ہندوستان کی نادر کتب

تفسیر کبیر مجلد چرمی طبع جدید	۴۵۰/-	طبقات ابن سعد غیر مجلد	۲۰۰/-
تفسیر در المنثور۔ علامہ سیوطیؒ مجلد اعلیٰ	۲۰۰/-	الاصابہ مع الاستیعاب مجلد چرمی	۱۳۵/-
تفسیر خازن مع المدارک مجلد چرمی	۷۰/-	اسد الغابہ طبع جدید مجلد اعلیٰ	۱۵۰/-
تفسیر نسفی غیر مجلد	۲۸/-	زرقانی شرح موطا مجلد چرمی	۷۵/-
تفسیر بیضاوی کامل غیر مجلد	۲۵/-	زاد المعاد مجلد چرمی	۲۸/-
تفسیر ابن عباس " "	۱۰/-	سیرت ابن ہشام غیر مجلد	۵۰/-
احکام القرآن عربی " "	۸۰/-	تاریخ دمشق ابن عساکر جلد اول۔ دوم۔ دہم	۱۵۰/-
تفسیر طبری " "	۳۵۰/-	تاریخ کبیر طبع حیدر آباد دکن	۱۷۵/-
تفسیر جواہر طنطاوی مجلد چرمی	۳۰۰/-	تاریخ یعقوبی	۵۰/-
تفسیر قاسمی محمد جمال الدین مصری غیر مجلد	۲۷۵/-	تاریخ ابو الفداء	۱۰۰/-
تفسیر مجمع البیان للطبری	۲۲۵/-	شفاء العلیل ابن قیم غیر مجلد	۱۶/-
تفسیر ابن کثیر مجلد چرمی	۶۵/-	بحر الرائق مستعمل	۲۰۰/-
تفسیر ابو السعود مجلد	۸۰/-	البدائع والصنائع	۲۲۵/-
مدارج السالکین ابن قیم	۱۰۰/-	مبسوط سرخسی کامل	۴۵۰/-
الاتقان مجلد	۱۳/-	لسان العرب کامل مجلد چرمی	۹۵۰/-
" " چرمی	۱۴/-	المنجد عربی	۴۲/-
فتح الباری شرح بخاری غیر مجلد کامل	۴۰۰/-	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	۴۵/-
مقدمہ فتح الباری مجلد چرمی	۴۵/-	کوکب الدری شرح ترمذی	۲۰/-
الترغیب والترہیب مجلد	۵۰/-	قصص القرآن	۲۹/۱۹
تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین	۱۰/-	مصباح اللغات	۱۴/-
میزان الاعتدال ذہبی غیر مجلد	۱۲۰/-	ترجمان السنۃ	۳۲/۵۰
کتاب العبر فی خبر من غبر	۸۰/-	لغات القرآن	۳۵/-
سیرت حلبیہ مستعمل مجلد	۴۵/-		

مزید معلومات کیلئے فہرست کتب طلب فرمائیں

ناظم تدبر احمد۔ مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

بچوں کا صفحہ

شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کی کوشش کرو!

ابوالریاض : بہاولپور

حضرت لاہوریؒ جب کبھی اپنے درس میں حضرت آدمؑ اور اولاد آدم کا ذکر فرماتے تو ساتھ ہی شیطان اور اس کی ذریت کا تذکرہ بھی کرتے اور پارہ ۲۳- سورہ صٓ کی آخری آیات ضرور بیان فرمایا کرتے - کہ ابلیس نے مہلت حاصل کر کے قسم کھا رکھی ہے کہ جس آدم کی وجہ سے وہ ذلیل ہوا ہے اس کی اولاد کو دوزخی بنا کر چھوڑے گا اب آپ سورہ صٓ کی انہیں آیات کا ترجمہ پڑھیں اور شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کی کوشش کریں -

اور جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں - لہٰذا جب میں اسے تیار کر لوں اور اپنی پیدا کردہ روح اس میں پھونک دوں تو تم سب اس کو سجدہ کرنا - پس سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس اکڑ گیا اور کافر ہو گیا - اس پر خداوندکریم نے پوچھا کہ اے ابلیس! جس آدم کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اُسے تو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟

شیطان بولا کہ میں آدم سے بہتر کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اُسے مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے - مولٰے کریم نے فرمایا - تُو ہمارے حضور اور جنت سے نکل جا - تُو ہی مردود ہے اور روزِ قیامت تک میری طرف سے تجھ پر لعنت ہی لعنت ہے - بولا - مولا کریم! مجھے بھی قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دے - فرمایا بے شک تجھے بھی قیامت تک کی مہلت ہے - شیطان بولا اے رب! تیری عزت کی قسم، میں بھی ان سب کو گمراہ کروں گا - ہاں تیرے برگزیدہ بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا -

رب کریم نے فرمایا - بے شک یہ صحیح ہے اور میں بھی حق ہی کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور تیرے نقش قدم پر چلنے والے انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا - (سورہ صٓ - آخری آیات)

یہی واقعہ پارہ ۱۴ سورہ حجرات میں یوں منقول ہے کہ یہ بھی خدا کی قدرت ہے - کہ بے شک ہم نے پہلے آدمؑ کو مٹی اور پانی ملا کر خمیر بنایا - اور ایک مدت کے بعد پھر اس کا پتلا تیار کیا یہ پُتلا اندر سے کھوکھلا یعنی خالی تھا - پھر جب اچھی طرح خشک ہو گیا اور کھڑکنے لگا تو پھر اس میں انسانی روح پھونک دی گئی اور وہ زندہ ہو گیا - اور جنات کو آدمؑ سے پہلے جلا دینے والی آگ سے پیدا کیا - اور جب روز ازل اللہ تعالٰے نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھڑکنے والی مٹی اور گارے سے آدمؑ کو پیدا کرنے والا ہوں - پس جب وہ انسانی پتلا تیار ہو جائے اور اس میں روح پھونک دوں تو اے فرشتو تم سب سجدہ کرنا - پس آدمؑ کے زندہ ہونے پر سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اور وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا، بلکہ انکار کر گیا - خدا نے فرمایا - اے ابلیس! تُو نے سجدہ کیوں نہ کیا تو جواب دیا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے تو نے کھڑکھڑاتی مٹی اور بدبودار گارے سے بنایا ہے - خدا نے فرمایا - نکل جا یہاں سے تو ہی مردود ہے اور تجھ پر روز قیامت تک لعنت رہے گی - ابلیس بولا - مجھے قیامت تک مہلت ملنی چاہیے - فرمایا - تجھے قیامت تک کی مہلت دے دی گئی ہے -

کہنے لگا - اے خدا! چونکہ آدمؑ کی وجہ سے تو نے مجھے اپنی رحمت سے دُور کر دیا ہے لہٰذا میں بھی آدمؑ کی سب اولاد کو گمراہ کر دوں گا اور گناہوں کو اچھے رنگ میں پیش کرتا رہوں گا - جس سے یہ گمراہ ہوں گے - البتہ تیرے مخلص بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا -

فرمایا بے شک میرے نیک بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا اور تیری پیروی کرنے والوں سے دوزخ بھر دوں گا -

سورہ طٰہٰ میں یہی قصہ اس طرح آیا ہے -

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا - اس کے بعد ہم نے آدمؑ سے کہا - کہ ابلیس تیرا اور تیری بیوی حوّا کا سخت دشمن ہے - کہیں شیطان تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے اور پھر تمہیں تکلیف اٹھانا پڑے - کیونکہ یہاں جنت میں نہ بھوک ہے اور نہ ہی عریانی کا اندیشہ ہے - اور جنت میں نہ دھوپ ہے نہ پیاس - (آرام ہی آرام ہے)

اس کے بعد شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اے آدم! یہ شجر ممنوعہ دراصل ہمیشگی کی زندگی اور سلطنت کا پھل ہے اسے کیوں نہیں کھا لیتے تاکہ یہاں کی دائمی زندگی اور حکومت مل جائے - اس پر دونوں نے یہ ممنوعہ پھل کھا لیا اور دونوں بے پردہ ہو گئے تو جنت کے پتوں سے ننگ ڈھانپنے لگے - اس طرح حضرت آدمؑ سے رب کی نافرمانی ہوئی اور وہ راہِ حق پر نہ چل سکے اور پھر ایک عرصہ تک گریہ و زاری کرتے رہے تو اللہ تعالٰے نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور رحمت سے رہنمائی کی - اس کے بعد خدا نے جنت سے نکال کر زمین پر رہنے کا حکم دیا اور کہا تم سب شیطان اور انسان ایک دوسرے کے دشمن ہو - پس جو کوئی دنیا میں میری ہدایات پر چلے گا - اسے کوئی غم اور دکھ نہ ہو گا - مزید فرمایا - کہ جس نے میری یاد سے منہ موڑا دنیا اور آخرت دونوں میں اس کے لئے تنگی ہے - دنیا میں رزق کی تنگی اور آخرت

(باقی)

۲۹ جولائی

۲۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۲۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۸۱-۲ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۶۷۶-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

قرآنِ عزیز

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

دیدہ زیب — تجلیۂ جدیدہ — رنگین

عکسی طباعت سے مزیّن

مترجمہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ھدیہ

مجلد قسم سوم	مجلد قسم دوم	مجلد قسم اول
کیمیکل گلیز کاغذ	کرنافلی سفید کاغذ	آفسٹ پیپر
	۱۲/- روپے	۸/- روپے

محصولڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔

فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے

وی ۔ پی نہ بھیجا جائے گا۔

تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

ملنے کا پتہ: شعبۂ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

انوارِ ولایت

حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہ کے سوانح حیات کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں آپ کی پیدائش سے لے کر وفات حسرت آیات تک کے تمام حالات نہایت احتیاط سے مؤرخانہ اسلوب میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب مستطاب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت قاری مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی تصدیق و تصحیح کے بعد طبع کرائی گئی ہے — قیمت بلا جلد ۳/۵۰ روپے

انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

قرآن مجید (سندھی ترجمہ)

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیحضرت مولانا و سیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ

ھدیہ فی جلد سات روپے : ڈاک خرچ ۲ روپے
کل نو روپے

پیشگی بھیج کر طلب کریں

ملنے کا پتہ: دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ ۔ لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا